03 TO 09 MARCH, 2025
۳تا۹مارچ۲۰۲۵☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

مصنوعی مہنگائی کے خلاف عوامی تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ

صارفین سے سرکار تک چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
کنزیومر واچ
ایڈیٹر: نشید آفاقی
CONSUMER WATCH PAKISTAN

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا
جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے (سورۃ: بقرہ 185)

رمضان مبارک

Mubarak
Ramadan

03 TO 09 MARCH, 2025 ☆☆ ۳تا۹مارچ۲۰۲۵ ☆☆

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ

● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی

● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیرالدین، جاوید احمد

محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی

فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہیں نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو

سورۃ الانفال-08 آیت نمبر 35

مجھے ہے حکم اذاں.................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے، ارم زہرا چین کے حوالے سے قسط وار مضامین لکھ رہی ہیں، جس کو بہت پسند کیا جا رہا ہے، ان کے لکھنے کا انداز بہت اچھا ہے، اس لئے قارئین ان کے کالم کو بہت پسند کر رہے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ اپنی آراء سے ضرور نوازیں تا کہ آپ کی پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ضروری ترامیم کرلی جائیں جو نا صرف آپ کی دلچسپی کا باعث ہوں بلکہ اس سے آپ کو مفید معلومات بھی حاصل ہوں گی، اسی طرح ہم نے اب سرور غزالی سے بھی کالم لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا ہے سرور غزالی ایک بہترین نثر نگار اور استاد ہیں، وہ ایک طویل عرصے سے جرمنی میں مقیم ہیں ان کا خاندان یورپ میں اردو کے فروغ کے لئے بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ توقع ہے ان کا کالم بھی قارئین کے لئے معلومات افزا ہوگا۔ ایک خبر کے مطابق وزارت خزانہ نے عیدالفطر سے قبل ملک میں مہنگائی میں اضافے کا خدشہ ظاہر کر دیا، وزارت خزانہ کے مطابق مارچ میں مہنگائی کی شرح بڑھ کر 3 سے 4 فیصد تک ہوسکتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق وزارت خزانہ نے عیدالفطر سے قبل مہنگائی کے حوالے سے خطرے کی گھنٹی بجادی۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ مارچ میں مہنگائی کی شرح 3 سے 4 فیصد تک ہوسکتی ہے، فروری میں مہنگائی 2 فیصد سے 3 فیصد تک متوقع ہے، جنوری 2025 میں مہنگائی 2.41 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی، جولائی تا جنوری کے دوران مہنگائی کی اوسط شرح 6.50 فیصد تھی۔ واضح رہے کہ رمضان المبارک سے قبل ملک میں چینی کی ہول سیل قیمت میں اضافہ جاری ہے۔ رپورٹ کے مطابق کراچی میں خوردہ فروش چینی کی قیمت پہلے ہی 160 روپے فی کلو وصول کر رہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ وہ ہول سیل نرخوں میں بار بار اضافہ برداشت نہیں کر سکتے، کیونکہ گزشتہ چند دن سے 50 کلوگرام کے تھیلے کی قیمت میں مسلسل 150 سے 200 روپے فی بوری کا اضافہ ہوا ہے۔ وزارت خزانہ نے ماہانہ معاشی آؤٹ لک رپورٹ جاری کر دی جس میں بتایا گیا ہے کہ رواں مالی سال کے ابتدائی 7 ماہ (جولائی تا جنوری) میں ترسیلات زر، برآمدات اور درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق وزارت خزانہ کی جانب سے جاری کی گئی معاشی آؤٹ لک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جولائی 2024 سے جنوری 2025 تک کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس رہا، بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا، اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں بھی اضافہ ہوا اور روپے کی قدر مستحکم رہی۔ معاشی آؤٹ لک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ جولائی 2024 تا جنوری 2025 ترسیلات زر میں 25.2 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا، برآمدات میں 9.7 فیصد کا اضافہ ہوا، تاہم درآمدات بھی 16.8 فیصد بڑھ گئیں، کرنٹ اکاؤنٹ جولائی تا جنوری 68 کروڑ 20 لاکھ ڈالر سرپلس رہا، اسٹیٹ بینک کے ذخائر 8 ارب ڈالر سے بڑھ کر 11 ارب 20 کروڑ ڈالر سے زیادہ ہوگئے۔

خیر اندیش

شیخ راشد عالم

چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

PAGE 04

مصنوعی مہنگائی کے خلاف عوامی تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ

PAGE 08

ٹیکسٹائل انڈسٹری کی 40 فیصد پیداوار کم ہوچکی، چیئرمین اپٹما

PAGE 05

آئندہ بجٹ سے متعلق سنسنی خیزی کو کم کرنے جا رہے ہیں، وفاقی وزیر خزانہ

PAGE 12

تعلیم اور سماجی علوم میں تحقیق پر تیسری عالمی کانفرنس

PAGE 07

نیشنل کرپٹو کونسل کے قیام پر غور کرنے کا فیصلہ

PAGE 13

چین میں رمضان المبارک گزارنا ایک الگ ہی تجربہ ہے

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

مصنوعی مہنگائی کے خلاف عوامی تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ

سپلائرز ناجائز منافع کے لئے اشیا کی قیمتیں باہمی ہم آہنگی سے طے کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مارکیٹ میں سپلائی کو بھی کنٹرول کرتے ہیں

اشیاء کی بہتر معیار اور متناسب قیمت پر فراہمی کے لئے ضروری ہے کہ مارکیٹ میں سپلائی فراہم کرنے والے تمام فریق مقابلہ میں رہیں

غیر قانونی کارٹل، کو پکڑوانے اور کسی بھی قسم کے ثبوت فراہم کرنے پر، 2 لاکھ سے 20 لاکھ روپے تک انعام دیا جائے گا، کمپیٹیشن کمیشن

کنزیومر واچ رپورٹ

کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان نے انعامی اسکیم کے ذریعے کارٹل اور گٹھ جوڑ کے خلاف عوامی تعاون حاصل کرنے فیصلہ کیا ہے۔ کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان کا اپنے جاری بیان میں کہنا ہے کہ پاکستان میں اشیائےضرورت اور خدمات کی قیمتوں میں مصنوعی بڑھوتری، معیاری اشیاء کی کمی، کافی حد تک مارکیٹوں میں کاروباری گٹھ جوڑ یعنی کارٹلائزیشن کا نتیجہ کارٹل، مارکیٹ میں موجود سپلائرز کے مابین باہمی ہم آہنگی یا ایسے معاہدے کے نتیجے میں بنتے ہیں جس میں سپلائرز ناجائز منافع کے لئے اشیاوخدمات کی قیمتیں باہمی ہم آہنگی سے طے کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مارکیٹ میں سپلائی کو بھی کنٹرول کرتے ہیں، جو کہ ایک غیر قانونی عمل ہے۔ سی سی پی کی جانب سے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق صافین کو اشیاء وخدمات کی بہتر معیار اور متناسب قیمت پر فراہمی کے لئے ضروری ہے کہ مارکیٹ میں سپلائی فراہم کرنے والے تمام فریق، صارفین کو راغب کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بہتر سروسز اور پراڈکٹ، بہتر قیمت پر فراہم کرنے کے لئے مقابلہ میں رہیں، نا کہ گٹھ جوڑ کر کے، قیمتیں فکس کر لیں۔ بیان میں کہا گیا کہ ناجائز منافع خوری یا اشیاء وخدمات کے معیار یا رسد پر کنٹرول کے لئے پر آپس میں خفیہ یا اعلانیہ معاہدہ یا سمجھوتہ کر

ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ

لینا، کمپیٹیشن ایکٹ 2010 کے تحت ایک سنگین جرم ہے۔ کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان نے ایسے غیر قانونی کاروباری گٹھ جوڑ اور کارٹلز کے خلاف سخت اقدامات کرنے اور ایسے کسی عمل کی اطلاع دینے کے لئے عوام اور خاص طور پر متعلقہ اسٹیک ہولڈروں سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کسی بزنس ایسوی ایشن یا کسی پراڈکٹ کے سپلائرز نے اپنی پراڈکٹ یا سروسز کی قیمتوں کو فکس کرنے یا سپلائی کو کنٹرول کرنے کے لئے آپس میں معاہدہ یا سمجھوتہ کیا ہوا ہے، تو ایسے عمل کی اطلاع اور معلومات فوری طور پر کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان کرفراہم کرے۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ ایسے غیر قانونی کارٹل، کو پکڑوانے اور ان کے خلاف کارروائی کے لئے معلومات اور کسی بھی قسم کے ثبوت فراہم کرنے پر، اسے 2 لاکھ سے 20 لاکھ روپے تک کا انعام دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اطلاع ومعلومات فراہم کرنے والے کا نام خفیہ رکھا جائے گا۔ بیان کے مطابق کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان کا یہ اقدام عوامی شراکت داری کو فروغ دینے کے لیے ہے تا کہ ایسے غیر قانونی کاروباری طریقوں کا قلم قلعہ کیا جا سکے، کمپیٹیشن کمیشن کی یہ اسکیم نہ صرف ایک قانونی راستہ فراہم کرتی ہے بلکہ عوام کو اس عمل کا حصہ بنانے کی ترغیب بھی دیتی ہے تا کہ وہ ملک کی معیشت اور اپنے معاشی حقوق کا تحفظ کر سکیں کمپیٹیشن کمیشن آف پاکستان کا مقصد معیشت میں منصفانہ مقابلے کو فروغ دینا ہے تا کہ ہر پاکستانی کو معیاری اشیاء اور مناسب قیمتوں تک رسائی حاصل ہو۔ سی سی پی کا کہنا ہے کہ آپئے اپنے اندر موجود ان کالی بھیڑوں کی نشاندہی کریں اور صارفین کے حقوق کے تحفظ اور شفاف کاروباری ماحول کے لئے کمپیٹیشن کمیشن کا ساتھ دیں رابطہ کریں۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کے اقدامات کو سند عطا کردی

کنزیومرواچ رپورٹ

عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) نے گورننس اور کرپشن کے تشخیصی جائزے کے لیے پاکستان کے اقدامات کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومتِ پاکستان کی سنجیدگی اور عزم قابل تعریف ہے، تعاون کے فروغ کے لیے پُرامید ہیں۔ آئی ایم ایف نے مشن کے حالیہ دورہ پاکستان پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومتِ پاکستان کی سنجیدگی اور عزم کو سراہتے ہیں، پاکستان کے ساتھ تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے پُرامید ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ آئی ایم ایف ٹیم رواں سال کے آخر میں مزید معلومات اکٹھی کرنے کے لیے پاکستان کا دورہ کرے گی اور گورننس، شفافیت، اقتصادی نتائج کو بہتر بنانے کے مواقع تلاش کرے گی۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ دورہ پاکستان کا مقصد حتمی جائزے کی تیاری میں مدد حاصل کرنا بھی ہوگا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ آئی ایم ایف مشن نے فروری

حکومتِ پاکستان کی سنجیدگی اور عزم قابل تعریف ہے، تعاون کے فروغ کے لیے پُرامید ہیں، مشن کے حالیہ دورہ پاکستان پر بیان جاری

آئی ایم ایف ٹیم رواں سال کے آخر میں پاکستان کا دورہ کرے گی اور گورننس واقتصادی نتائج کو بہتر بنانے کے مواقع تلاش کرے گی

مشن نے دورے میں متعدد اسٹیک ہولڈرز سے ملاقاتیں کیں، جن میں وزارت خزانہ، ایف بی آر اور اسٹیٹ بینک کے حکام شامل ہیں

میں پاکستان کا دورہ کیا جس کا مقصد گورننس، بدعنوانی کے تشخیصی جائزکی تیاری کے لیے ابتدائی کام مکمل کرنا تھا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مشن کا مقصد 6 بنیادی ریاستی افعال میں گورننس، بدعنوانی کےخطرات کا ابتدائی جائزہ لینا تھا، جن میں مالیاتی طرزِ حکمرانی، مرکزی بینک کی حکمرانی اور آپریشنز، مالیاتی شعبے کی نگرانی، مارکیٹ کے ضوابط اور قانون کی حکمرانی سے متعلق امور شامل تھے۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے

> ”آئی ایم ایف ٹیم رواں سال کے آخر میں مزید معلومات اکٹھی کرنے کے لیے پاکستان کا دورہ کرے گی اور گورننس، شفافیت، اقتصادی نتائج کو بہتر بنانے کے مواقع تلاش کرے گی۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ دورہ پاکستان کا مقصد حتمی جائزے کی تیاری میں مدد حاصل کرنا بھی ہوگا۔“

کہ دورے میں منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے انسداد سے متعلق امور کا بھی جائزہ لیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ آئی ایم ایف کے اسکوپنگ مشن نے دورے میں متعدد اسٹیک ہولڈرز سے ملاقاتیں کیں جن میں وزارت خزانہ، ایف بی آر اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے حکام شامل ہیں۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ وفد نے وزارت قانون اور سپریم کورٹ آف پاکستان سے بھی مشاورت کی جبکہ ایس ای سی پی اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے حکام، کاروباری برادری، سول سوسائٹی اور عالمی شراکت داروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔

کرپٹو کرنسی کی تاریخ کی سب سے بڑی واردات، ہیکر ڈیڑھ ارب ڈالرز چرانے میں کامیاب

ایک ہیکر نے Ethereum نامی ڈیجیٹل کرنسی کے ایک والٹ کا کنٹرول حاصل کر کے مواد نامعلوم ایڈریس پر منتقل کر دیا

بائی بٹ کی جانب سے چوری کے فوری بعد صارفین کو یقین دہانی کرائی گئی کہ ان کے کرپٹو کرنسی کے ذخائر بالکل محفوظ ہیں، اعلامیہ

ہمارے پاس صارفین کے 20 ارب ڈالرز کے اثاثے ہیں اور ہم نقصان کی تلافی کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں، کمپنی

کنزیومرواچ رپورٹ

کرپٹو کرنسی ایکسچینج بائی بٹ نے سائبر سکیورٹی سے جڑے 'روشن ترین ذہنوں' سے مدد کی درخواست کی ہے تاکہ وہ ہیکرز کی جانب سے چوری کی گئی ڈیڑھ ارب ڈالرز کی ڈیجیٹل کرنسی کو واپس حاصل کر سکے۔ یہ آن لائن کرپٹو کرنسی کی تاریخ کی سب سے بڑی ڈیجیٹل چوری قرار دی گئی ہے۔ دبئی سے تعلق رکھنے والے کرپٹو پلیٹ فارم کے مطابق ایک ہیکر نے Ethereum نامی ڈیجیٹل کرنسی کے ایک والٹ کا کنٹرول حاصل کر کے اس کا مواد نامعلوم ایڈریس میں منتقل کر دیا۔ بائی بٹ کی جانب سے اس چوری کے والے 6 کروڑ سے زائد افراد بائی بٹ کی سروسز کو استعمال کرتے ہیں اور یہ دنیا کا دوسرا بڑا کرپٹو کرنسی ایکسچینج پلیٹ فارم ہے۔ ZhouBen نے کہا کہ ہیکنگ واقعے کے بعد ساڑھے 3 لاکھ سے زائد صارفین نے اپنے فنڈز کو نکالنے کی درخواستیں ارسال کی ہیں، مگر اتنی زیادہ درخواستوں کے باعث اس عمل کو مکمل کرنے میں وقت لگے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہیکنگ کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب کمپنی کی جانب سے کرپٹو کرنسی کو معمول کے مطابق ایک 'آف لائن کولڈ والٹ' سے 'وارم والٹ' میں منتقل کیا گیا۔ ان کے مطابق ہیکر نے سکیورٹی کنٹرولز کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر وہ اثاثے کہیں اور منتقل کر دیے۔ کمپنی کی جانب سے اعلان

فوری بعد صارفین کو یقین دہانی کرائی گئی کہ ان کے کرپٹو کرنسی کے ذخائر محفوظ ہیں اور اگر کسی کو نقصان ہوا ہے تو کمپنی کی جانب سے تلافی کی جائے گی۔ بائی بٹ کے شریک بانی اور چیف ایگزیکٹو ZhouBen نے ایک ایکس (ٹوئٹر) پوسٹ میں کہا کہ اگر ہیک ہوئی ڈیجیٹل کرنسی کو

> ”ہیکنگ واقعے کے بعد ساڑھے 3 لاکھ سے زائد صارفین نے اپنے فنڈز کو نکالنے کی درخواستیں ارسال کی ہیں، مگر اتنی زیادہ درخواستوں کے باعث اس عمل کو مکمل کرنے میں وقت لگے گا۔ ہیکر نے سکیورٹی کنٹرولز کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر وہ اثاثے کہیں اور منتقل کر دیے۔“ Ben Zhou

واپس حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی تو بھی کمپنی کی جانب سے صارفین کو مکمل ادائیگی کی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کمپنی کے پاس صارفین کے 20 ارب ڈالرز کے اثاثے ہیں اور ہم نقصان کی تلافی کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایک تخمینے کے مطابق دنیا بھر سے تعلق رکھنے کی گیا ہے کہ جو سائبر سکیورٹی ماہرین ہیک ہونے والے فنڈ کو ریکور کرنے میں مدد فراہم کریں گے انہیں اس رقم کا 10 فیصد حصہ انعام کے طور پر دیا جائے گا جو کہ 14 کروڑ ڈالرز تک اس صورت میں ہو سکتا ہے اگر وہ ماہر پوری رقم واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

آئندہ بجٹ سے متعلق سنسنی خیزی کو کم کرنے جا رہے ہیں، وفاقی وزیر خزانہ

رائٹ سائزنگ کیلئے "کیوں" سے زیادہ "کیسے" پر بات کر رہے ہیں، ہم عملدرآمد کا جائزہ لیں گے، پینشن سے متعلق اصلاحات کی ہیں

ہمارا چیلنج انفرادی نوعیت کا نہیں، باقی ابھرتی معیشتوں کو بھی چیلنجز درپیش ہیں، پاکستان کی بات کی جائے تو میکرو اکنامک استحکام میں اضافہ ہوا

پاکستان کے اندرونی و بیرونی کھاتوں میں بہتری آئی ہے، مالی سال 25 کے ابتدائی 7 ماہ میں کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس ریکارڈ ہوا، محمد اورنگزیب

فیس لیس اسیسمنٹ کے باعث کرپشن میں 90 فیصد تک کمی ہوئی، زرعی انکم ٹیکس اگر اسٹرکچرل ریفارم نہیں تو کیا ہے؟ پاکستان بینکنگ سمٹ سے خطاب

خصوصی رپورٹ

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے پاکستان بینکنگ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کاروبار چلانے کے حوالے سے نجی شعبے کو پالیسیاں دے، ملک سے پہلی بار شوگر اسمگل نہیں بلکہ برآمد کی گئی۔ پاکستان بینکس ایسوی ایشن کے تحت پہلی پاکستان بینکنگ سمٹ 2025 منعقد ہوئی جس میں وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب سمیت بینکوں کے صدور اور غیر ملکی مندوبین شریک ہوئے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ایمرجنگ مارکیٹ نے گذشتہ 25 سال بہترین انداز میں گزارے ہیں، سب کا اتفاق ہے کہ ہمارے جو ہاتھ میں ہے اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر وزرائے خزانہ کی توجہ پیداواری نمو پر مبنی رہی ہے، حکومت کو چاہئے کہ وہ نجی شعبے کو پالیسیاں دے تاکہ نجی شعبہ کاروبار چلائے، نج کاری کا عمل اور مالیاتی انتظام کی بہتری ہونا ضروری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گورنر اسٹیٹ بینک اور میں سعودی عرب میں عالمی کانفرنس میں تھے، میں نے سیکھا کہ ابھرتی منڈیوں نے 2025 میں بہتری کے ساتھ قدم رکھا ہے، ابھرتی منڈیوں کے وزرائے خزانہ نے ڈی-ریگولیشن کے فروغ اور سرخ فیتے کے خاتمے کی بات کی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ابھرتی معیشتوں کے مشترکہ تعاون اور تکنیکی معاونت کی بات ہوئی، عالمی تجارت سے زیادہ خطے کی تجارت پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے، پی آئی اے کو نج کاری کے لیے دوبارہ مارکیٹ میں لائیں گے۔ محمد اورنگزیب کا کہنا تھا کہ پاکستان کا چیلنج انفرادی نوعیت کا نہیں ہے باقی ابھرتی معیشتوں کو بھی یہ چیلنجز درپیش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی

اگر بات کی جائے تو میکرو اکنامک استحکام میں اضافہ ہوا، پاکستان کے اندرونی و بیرونی کھاتوں میں بہتری آئی ہے، مالی سال 25 کے ابتدائی 7 ماہ میں کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس ریکارڈ ہوا ہے، افراط زر اور شرح سود میں کمی ہوئی ہے، ہم اسٹرکچرل اصلاحات کر رہے ہیں، ایف بی آر کو مکمل ڈیجیٹلائز کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ فیس لیس اسیسمنٹ کے باعث کرپشن میں 90 فیصد تک کمی ہوئی، زرعی انکم ٹیکس اگر اسٹرکچرل ریفارم نہیں تو کیا ہے؟ صوبائی وزراء خزانہ کے ساتھ زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کا جائزہ لیں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پالیسی کی سطح پر ایڈوائزری بورڈ کا قیام عمل میں لائیں گے، آئندہ بجٹ سے متعلق سنسنی کو کم کرنے جا رہے ہیں، 3 ڈسکوز کی نجکاری شروع ہونے کو ہے، پبلک فنانس کیلئے حکومتی اخراجات کم کرنے کے اقدامات کر رہے ہیں۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ ہم رائٹ سائزنگ کیلئے "کیوں" سے زیادہ "کیسے" پر بات کر رہے ہیں، ہم اس کے عملدرآمد کا جائزہ لیں گے، پینشن سے متعلق اصلاحات کیں اور نقصانات کو کم کیا، آبادی اور موسمیاتی تبدیلی پر دھیان دیے بغیر پائیدار معاشی ترقی نہیں ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے 10 سالہ شراکت داری میں 6 تھیمز دی ہیں، جن میں 4 موسمیاتی تبدیلی پر اور 2 مالیات پر کام ہو رہا ہے، ہمیں برآمداتی معاشی پیداوار کی ضرورت ہے، برآمدات میں محض ٹیکسٹائل پر انحصار نہیں کرنا، تمام کے تمام شعبہ جات کو برآمدات میں حصہ ڈالنا ہوگا، ہمیں پروڈکٹیوٹی چاہیے جس کا مطلب ہے کہ ہمیں عالمی مسابقت حاصل کرنا ہوگی۔

وزیر اعظم سے سمیڈا کو بند کرنے کو کہا لیکن وہ نہیں مانے

وزیر خزانہ نے کہا کہ مقامی سرمایہ کاری آئے گی تو ایف ڈی آئی آئے گی، عالمی کیپٹل مارکیٹس کی اگر بات کی جائے تو ریٹنگ ایجنسیوں سے بات ہوئی ہے، ہمیں امید ہے کہ سنگل ڈی کیٹگری میں آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کے انفلوز سے متعلق کامیابی کی داستان ہے، ایس ایم ایز کے حوالے سے درمیانے درجے کے بینک اچھا

کام کر رہے ہیں، بڑے بینکوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ایس ایم ایز کیلئے فنانسنگ کریں، وزارت خزانہ اس حوالے سے سپورٹ کرے گی۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ ایف بی آر میں ڈیجیٹلائیزیشن سے انسانی مداخلت کم ہوئی لیکن عملی معاملات کو مکمل ختم نہیں کیا جا سکتا، بینکس سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سمیڈا) کے ساتھ مل کر استعداد کار بڑھانے پر کام کریں، وزیر اعظم سے سمیڈا کو بند کرنے کو کہا لیکن وزیر اعظم نہیں مانے، گرین فنانسنگ میں ہم پیچھے ہیں، ہمیں پہلے کرلینی چاہیے تھی، ہمیں سب کچھ پتا ہے" کو ایک دن کیلئے چھوڑ دیں، ہمیں دوسروں سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔

رواں سال پی آئی اے نجکاری کے عمل سے گزر جائے گی

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکس چوری اور کرپشن کے خاتمے کیلئے کام ہو رہا ہے، پاکستان میں آئی ایم ایف کا ٹیکنیکل مشن پہنچ گیا ہے، کلائمٹ فائنسنگ کیلئے آئی ایم ایف کا ٹیکنیکل مشن تین روز قیام کرے گا، آئندہ مہینے آئی ایم ایف کی دوسری ٹیم بیل آؤٹ پیکج کیلئے پہنچے گی، بینکنگ سیکٹر کسان کارڈ اور سولر اسکیمز پر بہتر کام کر رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ رواں سال پی آئی اے نجکاری کے عمل سے ان شاء اللہ گزر جائے گی، آذربائیجان اور ترکیہ سے تجارتی روابط بڑھ رہے ہیں، انڈیا سے تجارت کا معاملہ جیو پولیٹیکل ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ وہم اصلاحات لے کر آ رہا ہیں اس سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے، ایف بی آر اصلاحات کو اسی جذبے کے ساتھ آگے لے کر جائیں گے، تمام ابھرتی منڈیوں مختلف ہیں، ہمیں ایک دوسرے سے سیکھنا ہوگا، کرکٹ ٹیم کے ساتھ ہماری دعائیں تھیں، برآمدات میں معدنیات کی کافی صلاحیت ہے، اگر ٹیکس بیس کو وسیع اور گہرا نہیں کریں گے تو پائیدار ترقی ممکن نہیں، ریونیو لیکیجز اور کرپشن کو ختم کرنا ہے جس کے ذریعے تنخواہ دار طبقے کو ریلیف دیں گے۔ پی آئی اے رواں سال انشاء اللہ پرائیویٹائز ہو جائے گی، ہم ایکسپورٹس کو بڑھاوا دیں گے اور بارڈرز پر کڑی نگرانی کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ریجنل کنیکٹیویٹی میں آذربائیجان اور دیگر ممالک سے آگے جا رہے ہیں، ملک سے پہلی بار شوگر اسمگل نہیں بلکہ برآمد کی گئی۔

نیشنل کرپٹو کونسل کے قیام پر غور کرنے کا فیصلہ

کنزیومر واچ نیوز

حکومت نے نیشنل کرپٹو کونسل کے قیام پر غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو پالیسی سازی اور ضابطہ سازی میں معاونت فراہم کرے گی۔ سرکاری ریڈیو پاکستان کی رپورٹ کے مطابق وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کی زیر صدارت ڈیجیٹل اثاثوں پر اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں کرپٹو کرنسی کے عالمی رجحانات، ضوابط اور پاکستان کی معیشت پر اثرات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا ہے کہ حکومت نیشنل کرپٹو کونسل کے قیام پر غور کرے گی، نیشنل کرپٹو کونسل حکومتی اداروں، ریگولیٹری اتھارٹیز اور انڈسٹری ماہرین پر مشتمل ہوگی اور عالمی معیار کے ضوابط کی تشکیل اور بین الاقوامی ڈیجیٹل معیشت میں شمولیت کو یقینی بنائے گی۔ وزیر خزانہ نے ڈیجیٹل اثاثوں کے لیے مؤثر، شفاف اور عالمی معیار کے مطابق فریم ورک بنانے پر زور دیتے ہوئے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) گائیڈ لائنز کے مطابق ڈیجیٹل اثاثوں کے ضابطہ کار کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ محمد اورنگزیب نے ڈیجیٹل کاروبار کے فروغ اور شفاف قانونی فریم ورک کی تشکیل پر بھی زور دیا اور ریگولیٹری تقاضوں، مالی تحفظ اور شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے جامع فریم ورک تیار کی ہدایت کی۔ اس موقع پر وزیر خزانہ کا کہنا تھا کہ ڈیجیٹل اثاثوں میں سرمایہ کاری اور جدید رجحانات کے فروغ کے لیے متوازن حکمت عملی اپنانا ہوگی۔ اجلاس میں ڈیجیٹل اثاثوں پر قومی مفادات، ایف اے ٹی ایف گائیڈ لائنز اور عالمی مالیاتی اصولوں کے مطابق پالیسی مرتب کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

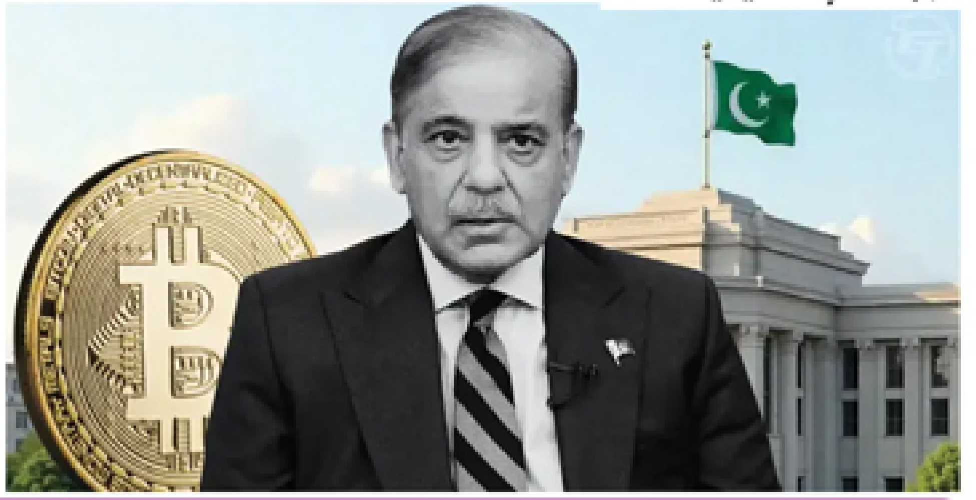

22 آئی پی پیز کو کیپسٹی پیمنٹس بند،

1500 ارب کی بچت ہوگی

کنزیومر واچ نیوز

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی پاور کو آگاہ کیا گیا ہے کہ حکومت نے 22 انڈیپنڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز) کو کیپسٹی پیمنٹس بند کر دی ہیں، کیپسٹی پیمنٹس کی بندش سے مجموعی طور پر 1500 ارب کی بچت ہوگی، صارفین کو 4 سے 5 روپے فی یونٹ کا ریلیف ملے گا۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی پاور کا اجلاس محمد ادریس کی زیر صدارت منعقد ہوا، سیکریٹری پاور نے اجلاس کو بتایا کہ 14 آئل اور 8 بگاس آئی پی پیز کی کیپسٹی پیمنٹس بند کر دی ہیں، مزید آئی پی پیز کی کیپسٹی پیمنٹس بھی ختم کرنے پر کام کر رہے ہیں، کیپسٹی پیمنٹس ختم ہونے سے مجموعی طور پر 1500 ارب کی بچت ہوگی جبکہ صارفین کو 4 سے 5 روپے فی یونٹ کا ریلیف ملے گا۔ مصطفیٰ کمال نے کہا کہ کچھ آئی پی پیز نے کہا کہ گن پوائنٹ پر معاہدے ختم کرائے گئے، سیکریٹری پاور نے کہا کہ کچھ آئی پی پیز نے معاہدوں کی خلاف ورزیاں کیں جو انہیں بتائی گئیں، ہماری ٹیموں نے ان کے سامنے ثابت کیا کہ آپ نے یہ یہ غلطیاں کی ہیں، ہم نے آئی پی پیز کو کہا کہ یا راضی ہو جائیں یا پھر نیپرا فنانشل آڈٹ کرے گا۔

سیکریٹری پاور نے بتایا کہ دو آئی پی پیز راضی نہیں ہوئیں تو نیپرا کو ان کا آڈٹ کرنے کا کہا، راضی نہ ہونے والی آئی پی پیز کے آڈٹ پر نیپرا نے اشتہار لگا دیے ہیں۔ اجلاس میں پاور ڈویژن کی رپورٹ میں لیسکو صارفین پر 78 لاکھ اضافی یونٹس کے بوجھ کا معاملہ زیر غور آیا، قائمہ کمیٹی نے اضافی 78 لاکھ یونٹس کے معاملے پر ذیلی کمیٹی تشکیل دے دی۔ کمیٹی کے رکن رانا محمد حیات نے کہا کہ 3،4 سال سے بل اور واپڈا کے اخراجات بھی بڑھتے جا رہے ہیں، ہماری حکومت ہے ہم لوگوں کو کیا جواب دیں گے، بتائیں تو سہی کہ لوگوں پر بوجھ ڈالنے کی بجائے ریلیف کب دیں گے، قوم کو پتا چلنا چاہیے کہ مقامی کوئلے سے بجلی کتنی سستی پڑے گی؟ حکام نے بتایا کہ مقامی کوئلے سے بجلی کی لاگت 4 روپے فی یونٹ آئے گی، اس وقت درآمدی کوئلے سے بجلی کی لاگت 16 روپے فی یونٹ ہے، فرنس آئل سے بجلی بنانے پر فی یونٹ 30 سے 32 روپے لاگت آتی ہے۔ مصطفیٰ کمال نے سوال کیا کہ ہائیڈل اور تھرمل بند کر کے کوئلے پر جائیں گے تو آگے منصوبہ کیا ہوگا، اگر آگے چل کر کوئلے کے پلانٹس کا بھی مسئلہ ہوا تو کیا کریں گے؟ سیکریٹری پاور نے کہا کہ کوئلے کے پلانٹس ہم مختصر وقت میں لگا سکتے ہیں، پاور پلانٹس کے لیے اگلے 10 سال کی جدید فورکاسٹنگ کر رہے ہیں، اگلے 3 سالوں میں فرنس آئل پر چلنے والے پاور پلانٹس میں سے بہت سے بند ہو جائیں گے۔

پاکستان کا 9 ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ بڑھنے لگا

کنزیومر واچ نیوز

پاکستان کا 9 ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ مالی سال 2025 کے پہلے 7 ماہ کے دوران 40.42 فیصد اضافے کے ساتھ 6 ارب 37 کروڑ 90 لاکھ ڈالر رہا، جو ایک سال قبل 4 ارب 54 کروڑ 30 لاکھ ڈالر تھا۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق علاقائی ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ بنیادی طور پر چین، بھارت اور بنگلہ دیش سے زیادہ درآمدات کی وجہ سے بڑھا، گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا جنوری مالی سال 25 کے دوران افغانستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا کو برآمدات میں غیر معمولی اضافہ ہوا، اس نمو نے بڑی حد تک چین کو برآمدات میں کمی کو پورا کیا ہے۔ مالی سال 24 میں ان ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ 9 ارب 50 کروڑ ڈالر سے زائد رہا، جو اس سے پچھلے سال کے 6 ارب 38 کروڑ 20 لاکھ ڈالر کے مقابلے میں 49 فیصد زیادہ ہے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 25 کے دوران پاکستان کی 9 ممالک افغانستان، چین، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھارت، ایران، نیپال، بھوٹان اور مالدیپ کو برآمدات 5.91 فیصد اضافے کے ساتھ 2 ارب 76 کروڑ 30 لاکھ ڈالر رہیں، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 2 ارب 60 کروڑ 9 لاکھ ڈالر تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں پاکستان کی مجموعی برآمدات 19 ارب 58 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئیں جو مالی سال 24 کے 7 ماہ کے 17 ارب 77 کروڑ ڈالر کے مقابلے میں 10.16 فیصد زیادہ ہیں، مجموعی برآمدات میں علاقائی ممالک کا حصہ صرف 14 فیصد ہے۔ اسی طرح مالی سال 25 کے 7 ماہ میں درآمدات 27.83 فیصد اضافے کے ساتھ 9 ارب 14 کروڑ 20 لاکھ ڈالر رہیں، جو مالی سال 24 کے 7 ماہ میں 7 ارب 15 کروڑ 20 لاکھ ڈالر تھیں۔ مزید تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 25 کے 7 ماہ میں چین سے درآمدات 27.99 فیصد اضافے کے ساتھ 8 ارب 90 کروڑ 7 لاکھ ڈالر رہیں جو ایک سال قبل 6 ارب 95 کروڑ 90 لاکھ ڈالر تھیں، مالی سال 24 میں چین سے درآمدات 13 ارب 50 کروڑ 60 لاکھ ڈالر رہیں جو گزشتہ سال کے 9 ارب 66 کروڑ 20 لاکھ ڈالر کے مقابلے میں 39.78 فیصد زیادہ ہیں، خطے میں زیادہ تر درآمدات چین سے حاصل کی جاتی ہیں، اس کے بعد جزوی طور پر بھارت اور بنگلہ دیش ہیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں چین کو پاکستان کی برآمدات 14.36 فیصد کم ہو کر ایک ارب 47 کروڑ 80 لاکھ ڈالر رہ گئیں، جو مالی سال 24 کے 7 ماہ میں ایک ارب 72 کروڑ 60 لاکھ ڈالر تھیں۔ مالی سال 25 کے 7 ماہ میں بھارت سے درآمدات 12.21 فیصد اضافے کے ساتھ 13 کروڑ 50 لاکھ 35 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ سال 12 کروڑ 62 ہزار ڈالر تھیں، مالی سال 24 میں بھارت سے درآمدات 8.866 فیصد اضافے کے ساتھ 20 کروڑ 68 لاکھ 90 ہزار ڈالر تک پہنچ گئی تھیں، جو اس سے پچھلے سال کے اسی عرصے میں 19 کروڑ 40 ہزار ڈالر تھیں۔ دریں اثنا مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں بھارت کو برآمدات 4 لاکھ ڈالر رہیں جو گزشتہ سال محض ڈیڑھ لاکھ ڈالر تھیں، مالی سال 24 میں بھارت کو برآمدات 36 لاکھ 69 ہزار ڈالر رہیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 3 لاکھ 20 ہزار ڈالر تھیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں افغانستان کو برآمدات 94.16 فیصد اضافے کے ساتھ 55 کروڑ 60 لاکھ 86 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں جو ایک سال قبل 28 کروڑ 60 لاکھ 79 ہزار ڈالر تھیں، مالی سال 2024 کے 7 ماہ میں درآمدات 50 لاکھ 16 ہزار ڈالر کے مقابلے میں ایک کروڑ 50 لاکھ 21 ہزار ڈالر رہیں۔ ایران کے ساتھ تجارت کے اعداد و شمار دستیاب نہیں، کیونکہ ایران کے ساتھ زیادہ تر تجارت غیر رسمی چینلز کے ذریعے کی جاتی ہے، تاہم پاکستان نے بلوچستان کی غیر محفوظ سرحد کے ذریعے ایرانی پیٹرولیم مصنوعات اور ایل پی جی کی بڑھتی ہوئی اسمگلنگ کے پیش نظر بارٹر ٹریڈ کا انتخاب کیا ہے۔ مالی سال 25 کے پہلے 7 ماہ میں بنگلہ دیش کو برآمدات 28.74 فیصد اضافے کے ساتھ 46 کروڑ 50 لاکھ 33 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 36 کروڑ 10 لاکھ 44 ہزار ڈالر تھیں، مالی سال 25 کے 7 ماہ میں درآمدات 44.90 فیصد اضافے کے ساتھ 4 کروڑ 90 لاکھ 5 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ سال 3 کروڑ 30 لاکھ 85 ہزار ڈالر تھیں، ڈھاکا میں حسینہ حکومت کے خاتمے کے بعد یہ اضافہ ہوا۔ چاول کے برآمد کنندہ شمس الاسلام کے مطابق 26 ہزار 250 ٹن سفید چاول لے جانے والا پہلا مکمل طور پر بھرا ہوا پی این ایس سی جہاز 4 مارچ کو بنگلہ دیش پہنچے گا۔ دسمبر 2024 میں بنگلہ دیش نے جی ٹو جی کی بنیاد پر ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پاکستان سے چاول درآمد کرنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی، ٹی سی پی چیئرمین نے بنگلہ دیش کا دورہ کیا اور فروری کے پہلے ہفتے کے دوران 50 ہزار ٹن چاول کے پہلے معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں سری لنکا کو برآمدات 12.34 فیصد اضافے کے ساتھ 25 کروڑ 60 لاکھ 19 ہزار ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 22 کروڑ 80 لاکھ ڈالر تھیں، درآمدات 3 کروڑ 40 لاکھ 55 ہزار ڈالر پر مستحکم رہیں، نیپال کو ترسیلات گزشتہ سال کے 10 لاکھ 88 ہزار ڈالر سے گھٹ کر 16 لاکھ 20 ہزار ڈالر ہو گئیں۔ مالی سال 2025 کے 7 ماہ میں مالدیپ کو برآمدات 50 لاکھ 35 ہزار ڈالر سے بڑھ کر 50 لاکھ 53 ہزار ڈالر ہو گئیں، پاکستان اور بھوٹان کے درمیان کوئی تجارت نہیں دیکھی گئی۔

سولر بجلی صارفین سے 18 فیصد سیلز ٹیکس وصولی کا فیصلہ

بجلی تقسیم کار کمپنیاں سیلز ٹیکس وصولی کے لیے نیٹ میٹرنگ سے متاثر نہ ہوں، ڈسکوز صارفین سے قوانین کے مطابق ٹیکس وصولی نہیں ہو رہی

ملک میں قانون کے مطابق ٹیکس کی عدم وصولی سے قومی خزانے کو سالانہ 9 ارب 38 کروڑ روپے نقصان ہو رہا ہے، وفاقی ٹیکس محتسب

کنزیومر واچ ڈیسک

وفاقی ٹیکس محتسب نے سولر نیٹ میٹرنگ کے بجلی صارفین سے 18 فیصد سیلز ٹیکس وصولی کا فیصلہ جاری کر دیا۔ ڈان نیوز کے مطابق وفاقی ٹیکس محتسب (ایف ٹی او) کا فیصلے میں کہنا تھا کہ تمام بجلی کی تقسیم کار کمپنیاں بجلی کی سپلائی پر 18 فیصد سیلز ٹیکس وصول کریں، کے الیکٹرک سپلائی کمپنی بھی صارفین سے 18 فیصد سیلز ٹیکس وصولی کرے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے مطابق بجلی تقسیم کار کمپنیاں سیلز ٹیکس وصولی کے لیے نیٹ میٹرنگ سے متاثر نہ ہوں، تمام سرکاری ڈسکوز صارفین سے قوانین کے مطابق ٹیکس وصولی نہیں ہو رہی۔ ایف ٹی او کا کہنا تھا کہ قانون کیمطابق ٹیکس کی عدم وصولی سے خزانے کو سالانہ 9 ارب 38 کروڑ روپے نقصان ہو رہا ہے، سرکاری ڈسکوز بجلی صارفین سے مکمل سیلز ٹیکس کی وصولی نہیں کر رہیں۔ ایف ٹی او نے فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کو قومی خزانے کو نقصان پہنچانے پر تحقیقات کی سفارش کر دی، وفاقی ٹیکس محتسب کا کہنا تھا کہ ایف بی آر 60 روز میں تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرے۔ ایف ٹی او کے مطابق کیا لیکٹرک صارفین سے 18 فیصد سیلز ٹیکس کی درست وصولی کر رہی ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے مطابق سیلز ٹیکس دفعات کے تحت نیٹ میٹرنگ کا کوئی تصور نہیں ہے، سیلز ٹیکس نیٹ آف ویلیو پر نہیں بلکہ سپلائی پر وصول کرنا ضروری ہے، سیلز ٹیکس کو نیٹ میٹرنگ کیسی بھی اثر کیبغیر مجموعی رقم پر اسیکا ثنا ضروری ہے۔ ایف ٹی او کا کہنا تھا کہ تمام ڈسکوز کو نیٹ میٹرنگ کے کسی بھی اثر کے بغیر سیلز ٹیکس وصول کرنا ہوگا، صارفین کو فراہم کی جانے والی بجلی کی مجموعی سپلائی پر سیلز ٹیکس وصول کرنا ہوگا۔ وفاقی ٹیکس محتسب کا فیصلے میں کہنا تھا کہ کیا لیکٹرک قانونی طور پر درست شقوں کے مطابق سیلز ٹیکس وصول کر رہا ہے، کیا لیکٹرک درست طریقے سے بجلی کے بلوں پر ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ کے الیکٹرک صارف نے بجلی کی مجموعی سپلائی پر ٹیکس وصولی پر ایف ٹی او سے شکایت کی تھی۔

کنزیومر واچ ڈیسک

ٹیکسٹائل انڈسٹری کی 40 فیصد پیداوار کم ہو چکی، چیئرمین اپٹما

بے تحاشا ٹیکسوں کی وجہ سے ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز کو سرمائے کی قلت کا سامنا، ٹیکسٹائل انڈسٹری کو بجلی 12 سینٹ فی یونٹ میں فراہم کی جا رہی

ٹیکسٹائل انڈسٹری کا گیس ٹیرف 1100 سے بڑھ کر 3500 روپے ایم ایم بی ٹی یو کر دیا گیا، انڈسٹری پر 5 فیصد لیوی عائد کی گئی

ایکسپورٹرز مجموعی طور پر 135 فیصد ٹیکس ادا کر رہے ہے، مہنگی بجلی کی وجہ سے مقامی مینوفیکچرنگ غیر مسابقتی ہو چکی، کامران ارشد

ایکسپورٹرز کو مقامی سپلائیز پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ دی جائے، برآمدی شعبوں کے لیے زیرو ریٹنگ بحال کی جائے، چیئرمین کے مطالبات

آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (اپٹما) کے چیئرمین کامران ارشد نے کہا ہے کہ ناقص حکومتی پالیسیوں کے باعث 100 ٹیکسٹائل یونٹ بند ہو چکے ہیں۔ جاری بیان میں چیئرمین اپٹما کا کہنا تھا کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری کی 40 فیصد پیداوار کم ہو چکی ہے، بے تحاشا ٹیکسوں کی وجہ سے ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز کو سرمائے کی قلت کا سامنا ہے۔ چیئرمین اپٹما نے مزید کہا کہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) میں 182 ارب روپے کے سیلز ٹیکس ریفنڈز رکے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایف بی آر کا فاسٹر سسٹم بند ہو چکا ہے، پاکستان میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کو بجلی 12 سینٹ فی یونٹ میں فراہم کی جا رہی ہے، گزشتہ دو برس میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کا گیس ٹیرف 1100 سے بڑھ کر 3500 روپے ایم ایم بی ٹی یو کر دیا گیا ہے۔ چیئرمین اپٹما نے مزید کہا کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری پر 5 فیصد لیوی عائد کی گئی ہے، ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز پر مساوی کارپوریٹ انکم ٹیکس کا بوجھ ڈالا گیا ہے، ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز کو نارمل ٹیکس رجیم میں لایا گیا ہے۔ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (اپٹما) کے چیئرمین کامران ارشد نے کہا کہ ایکسپورٹرز پر 10 فیصد سپر ٹیکس عائد کیا گیا ہے، ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز پر 1.25 فیصد ایڈوانس ٹیکس لگایا گیا ہے، ایکسپورٹرز پر دوہرے ٹیکسز لگا دیے گئے ہیں۔ چیئرمین اپٹما کا کہنا تھا کہ ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز مجموعی طور پر 135 فیصد ٹیکس ادا کر رہے ہیں، مہنگی بجلی کی وجہ سے مقامی مینوفیکچرنگ غیر مسابقتی ہو چکی ہے۔ کامران ارشد نے بتایا کہ مقامی اور درآمدی انڈسٹری میں سیلز ٹیکس کا فرق ختم کیا جائے، ایکسپورٹ فیسلیٹیشن اسکیم کو 2024 کے طریقہ کار پر بحال کیا جائے۔ چیئرمین اپٹما کا کہنا تھا کہ ایکسپورٹرز کو مقامی سپلائیز پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ دی جائے، برآمدی شعبوں کے لیے زیرو ریٹنگ کی بحالی کی جائے، ٹیکسٹائل ویلیو چین کے لیے سیلز چھوٹ بحال کی جائے۔

کمپنیوں کے ناموں کے انتخاب کے لیے نئی ہدایات جاری

یہ فیصلہ نام مسترد کرنے کی بڑھتی ہوئی شرح کے جواب میں کیا ایس ای سی پی کے سخت معیار سے کارپوریٹائزیشن کی بھی حوصلہ شکنی ہوئی

نام ریزرو کروانے کا یہ پیمانہ مقرر کیا گیا ہے کہ ایسا کوئی نام منتخب نہیں کیا جا سکے گا جو پہلے سے رجسٹرڈ کمپنی یا ایل ایل پی سے مماثلت رکھتا ہو

ہدایت کے مطابق کمپنی کا ہر وہ نام نامناسب سمجھا جائے گا جس سے کاروبار کی نشاندہی نہ ہو رہی ہو یا کمپنی کے مقاصد سے مطابقت نہیں رکھتا ہو

قومی ہیروز اور مشہور شخصیات کے نام استعمال کرنے کی صورت میں شخصیت کی جانب سے این او سی ہو یا رجسٹرار کو پوری طرح مطمئن کیا جائے

کنزیومر واچ ڈیسک

ملک میں رجسٹرڈ کمپنیوں کی مجموعی تعداد 2 لاکھ 40 ہزار تک پہنچنے کے بعد سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) نے کمپنیوں کے ناموں کے انتخاب کے لیے نئی ہدایات جاری کر دی ہیں، یہ فیصلہ نام مسترد کرنے کی بڑھتی ہوئی شرح کے جواب میں کیا گیا ہے۔ سرمایہ کاروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ایس ای سی پی کے سخت معیار سے ملک میں کارپوریٹائزیشن کی بھی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ تیزی سے تکنیکی اور معاشرتی ترقی کی وجہ سے کاروبار میں نمایاں تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ ایس ای سی پی کا کہنا ہے کہ یہ ہدایات بطور کمپنی یا لمیٹڈ لائبلٹی (ایل ایل پی) ایس ای سی پی میں رجسٹریشن کروانے اور کارپوریٹ سیکٹر کا حصہ بننے کا ارادہ رکھنے والے کاروباری افراد اور سرمایہ کاروں کی سہولت کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ قانون کے مطابق کمپنیز ایکٹ 2017 کے سیکشن 10 اور 26 کے تحت ایک کمپنی ایس ای سی پی میں رجسٹرڈ ہے، جب کہ ایل ایل پیز، ایل ایل پی ایکٹ 2017 کے سیکشن 6 کے تحت اور غیر ملکی کمپنیاں کمپنیز ایکٹ 2017 کی دفعہ 442 کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ ہدایات میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ نام ریزرو کروانے کا پیمانہ یہ ہے کہ ایسا کوئی نام منتخب نہیں کیا جا سکے گا جو پہلے سے رجسٹرڈ کمپنی یا ایل ایل پی سے مماثلت رکھتا ہو۔ اسی طرح کسی بھی سرکاری یا بین الاقوامی ادارے سے تعلق رکھنے والی کمپنی یا ایل ایل پی کے نام کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی ایسے نام کی کہ جس سے یہ تاثر ملے کہ کمپنی سرکاری ملکیت کا ادارہ ہے۔ کمپنی کا ہر وہ نام نامناسب سمجھا جائے گا جس سے کاروبار کی نشاندہی نہ ہو رہی ہو یا کمپنی کے مقاصد سے مطابقت نہیں رکھتا ہو، جب کہ توہین آمیز زبان اور اس طرح کے کسی بھی دوسرے الفاظ کے استعمال کی بھی اجازت نہیں۔ تاہم قومی ہیروز اور مشہور شخصیات کے نام استعمال کرنے کی صورت میں یا تو شخصیت کی جانب سے این او سی فراہم کیا جا سکتا ہے یا رجسٹرار کے اطمینان کا جواز وغیرہ فراہم کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف، کئی حلقوں کی جانب اس سخت معیار کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

تعلیم اور سماجی علوم میں تحقیق پر تیسری عالمی کانفرنس

زیبسٹ کے زیر اہتمام کانفرنس میں تعلیم، پرورش، زبان اور مصنوعی ذہانت کے بارے میں کچھ دلچسپ مباحثے اور پریزنٹیشنز پیش کی گئیں

ڈیجیٹل دور اور مصنوعی ذہانت کے معیار کو تبدیل کیا جارہا ہے۔ پہلے، دوسری قسم کی لت ہوا کرتی تھی، اب ہمیں اسمارٹ فون کی لت ہے

ڈیجیٹل دور میں نشے سے نمٹنے کے لیے والدین، بچوں اور اسکول کے اساتذہ میں آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ پینل مباحثہ میں گفتگو

دنیا کے بہت سے ممالک میں یہ قانون ہے کہ بچوں کو 16 سال کی عمر تک سوشل میڈیا پر آنے یا آن لائن گیمز کھیلنے کی اجازت نہیں ہے

کنزیومرواچ رپورٹ

تعلیم اور سماجی علوم میں تحقیق پر 2 روزہ تیسری عالمی کانفرنس (جی سی او آر ای ایس ایس) منعقد ہوئی، جس میں تعلیم، پرورش، زبان اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے بارے میں کچھ دلچسپ مباحثے اور پریزینٹیشنز دیکھنے کو ملیں۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق اس تقریب کا اہتمام شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی (زیبسٹ) نے 'پائیدار مستقبل کے لیے شمولیت اور روشن خیالی کو فروغ دینے' کے موضوع پر کیا تھا۔سندھ مینٹل ہیلتھ اتھارٹی کے چیئرمین سینیٹر ڈاکٹر کریم احمد خواجہ نے ڈیجیٹل دور میں نوعمر بچوں کی پرورش کے موجودہ چیلنجز کے بارے میں ایک پینل مباحثے کے دوران کہا کہ پہلے ڈیجیٹل دور اور اب مصنوعی ذہانت کے معیار کو تبدیل کیا جارہا ہے۔ پہلے، دوسری قسم کی لت ہوا کرتی تھی، لیکن اب ہمیں اسمارٹ فون کی لت ہے، اس کے علاوہ سائبر ہراسانی، آن لائن گیمز وغیرہ بھی ہیں، ڈیجیٹل دور میں نشے سے نمٹنے کے لیے والدین، بچوں اور اسکول کے اساتذہ میں آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ بہت سے ممالک میں یہ قانون ہے کہ بچوں کو 16 سال کی عمر تک سوشل میڈیا پر آنے یا آن لائن گیمز کھیلنے کی اجازت نہیں ہے۔

اسکرین بے بی سٹر بن چکی

آغا خان یونیورسٹی (اے کے یو) میڈیکل کالج کے شعبہ نفسیات کی عبوری چیئر ڈاکٹر نرگس اسد نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اب اس قدر قابل رسائی ہوچکی ہے کہ انسان اس میں اتنا مشغول ہو جاتا ہے کہ وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ والدین بھی اپنے بچوں کو گود سے ہی اس کی شروعات کرواتے ہیں، اگر بچہ رونے لگے تو ماں اسے اپنا اسمارٹ فون یا ٹیبلٹ دے گی، اسکرین ایک بے بی سٹر بن گئی ہے، کیوں کہ چھوٹے بچوں کو انٹرنیٹ پر موجود تمام چیزوں سے قبل از وقت واقفیت مل جاتی ہے۔ بچوں کو مطمئن کرنے کے لیے کھلونوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ اس پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو گود سے گیجٹس کا سامنا نہ کرنے دیں۔ ڈاؤ میڈیکل کالج اور ڈاکٹر رتھ فاؤ سول اسپتال کراچی کے شعبہ نفسیات کے سربراہ ڈاکٹر واشد یوامر نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ والدین اب اپنے بچوں سے بات نہیں کررہے ہیں، وہ ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں، لیکن وہ اپنے فون میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کے بارے میں نہیں ہے، یہ ان کے ساتھ معیاری وقت گزارنے کے بارے میں ہے۔ اقرا یونیورسٹی کی فیکلٹی ممبر ڈاکٹر عفت سلطانہ (جو ڈاؤن سنڈروم میں مبتلا ایک بچے کی والدہ بھی ہیں) نے اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے تجربے کے بارے میں بتایا، جو انٹرنیٹ کا بہت زیادہ استعمال کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ اس کا اسکرین ٹائم بڑھ رہا ہے، لیکن وہ اس کی بدولت اطالوی اور جرمن بول سکتی ہے، وہ اسے سیکھنے کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرتی ہے، لہٰذا میں اسے روک نہیں سکتی، لیکن میں نے ایک کام کیا ہے جو اس کے تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو اپنے ای میل سے بنایا ہے، تاکہ میری نگرانی رہے۔ تعلیمی ماہر نفسیات اور ٹرینر ڈاکٹر نوشین شہزاد کے خیال میں بچے کی پرورش کے لیے گاؤں کی ضرورت ہوتی ہے، صرف ماں اور باپ ہی کافی نہیں ہیں، اس لیے میں خاندانوں پر زور دیتی ہوں کہ وہ اپنی اقدار کو خود تک محدود نہ رکھیں۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیونگ اینڈ کی ماہر نفسیات ڈاکٹر عروسہ طالب نے نشاندہی کی کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ آپ کو ایسی جگہوں یا چیزوں کی طرف کھینچا جائے، جن سے آپ کو دور رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر عجیب و غریب رویے آپ کی پوسٹس کو وائرل کرسکتے ہیں، یہاں منفیت تیزی سے پھیلتی ہے، جب کہ مثبت مواد میں وقت لگتا ہے، بچوں میں آگاہی پھیلانے کے لیے کھلی بات چیت اور خود آگاہی کلیدی ہے۔

'سندھی سے زیادہ اردو کی معدومی کا خطرہ'

مادری زبانوں کا عالمی دن ہونے کی وجہ سے اس دن کا آخری پینل ڈسکشن 'مصنوعی ذہانت کے دور میں سندھ کی مقامی زبانوں کو درپیش چیلنجز اور مواقع' کے موضوع پر مناسب اور دلچسپ تھا۔ بینظیر بھٹو شہید یونیورسٹی کے کمپیوٹر سائنس اینڈ آئی ٹی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر مظہر علی ڈوٹیو نے کہا کہ سندھی ہزاروں سال سے بولی جاتی ہے، سندھی صوبے کی مقامی زبان ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھی زبان میں لکھے گئے بہت سے ادب اور کتابوں کے ساتھ اس کی اپنی ثقافت اور شناخت ہے، ترقی یافتہ ممالک اپنی زبان میں بات کرتے ہیں اور اب مصنوعی ذہانت زبان کا ترجمہ کرسکتی ہے، جو سندھی سیکھنے کا بہترین موقع ہے۔ الیکسا ٹرانسلیشنز کے سینئر این ایل پی سائنسدان ڈاکٹر تاثیر احمد نے بھی کہا کہ مصنوعی ذہانت کا دور کمپیوٹر پر سندھی استعمال کرنے کا ایک عمدہ موقع ہے، پہلے، انٹرنیٹ پر تمام معلومات انگریزی میں حاصل کی جاسکتی تھیں، لیکن مصنوعی ذہانت اب اتنی پختہ ہوچکی ہے کہ ہم اسے استعمال کرتے ہوئے زبان کے عمل کو نافذ کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ چیٹ جی پی ٹی کے پاس زبان کی شناخت کا آپشن موجود ہے، لہٰذا یہ اردو اور سندھی میں بھی جواب دینے کے قابل ہے۔ مصنف ڈاکٹر آفتاب ابڑو نے کہا کہ سندھی سے زیادہ اردو کے معدوم ہونے کا خطرہ ہے، اردو میں کوئی مناسب گرامر نہیں ہے، یہ عربی، فارسی، ہندی اور انگریزی الفاظ پر مبنی ہے، یہ ایک الجھی ہوئی زبان ہے اور ہر کوئی اردو کا اپنا ورژن بول رہا ہے، جب کہ کوئی بھی اس بات کی نگرانی نہیں کررہا کہ قومی زبان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، یا یہ کہاں جارہی ہے؟۔ اس سے قبل ایک اور پینل ڈسکشن میں ادارہ تعلیم و آگہی کی چیف ایگزیکٹیو بیلا رضا جمیل، سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی منیجنگ ڈائریکٹر شاہ پارہ رضوی، ڈیف ریچ کے ہارون اون، کیمبرج یونیورسٹی میں ایجوکیشن اینڈ انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ کے پروفیسر ریکارڈو اسٹیٹس نے مساوی تعلیمی نظام کی تعمیر میں تشخیص کے کردار پر تبادلہ خیال کیا۔ آخر میں جنوبی افریقہ کی نارتھ ویسٹ یونیورسٹی کی ڈاکٹر اینا میری پیلسر اور امریکا کی آئیووا یونیورسٹی کی ڈاکٹر کولون کیرولین نے آن لائن خطاب کیا اور پریزنٹیشن دی۔ اس سے قبل معروف ماہر معاشیات ڈاکٹر عشرت حسین، معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر اے ایچ نیر، انڈونیشیا کی آتما جیا، کیتھولک یونیورسٹی کی ڈاکٹر لینا سلیم اور آن لائن شمولیت اختیار کرنے والی پروفیسر سارہ فرانسس دیبورا انصاری نے کلیدی خطاب کیا۔ ڈاکٹر الطاف مکاتی، ڈاکٹر وکٹوریہ جوزف، ڈاکٹر خالدہ تنویر اور امین جویو نے بھی خطاب کیا۔

چین میں رمضان المبارک گزارنا ایک الگ ہی تجربہ ہے

在中國度過齋月是一種不同的體驗。

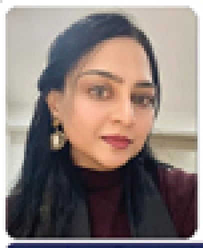

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (ویزو، چین)

چین میں یہ میرا دوسرا رمضان تھا اور میں جانتی تھی بیجنگ کی خاموش صبح میں ایک اور دن کا آغاز ہوا ہے، میں کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ شہر کی بلند و بالا عمارتیں ابھی تک نیند میں غرق تھیں، مگر ان کے پیچھے دھند لکے میں چھپے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سورج کی پہلی کرن نے رات کی تاریکی کو ہٹا دیا تھا۔ ایک عجیب سی گہری خاموشی تھی، جیسے شہر نے رمضان کی برکتوں کو اپنے اندر سمو لیا ہو۔ چین میں میرا سفر جاری تھا، اور رمضان کے مہینے کا آغاز میرے لیے ایک نئے تجربے کا سنگ میل تھا۔

پاکستان میں، جہاں ہر بار رمضان کی ابتدا میں بازاروں میں گہما گہمی ہوتی تھی اور ہر گھر میں افطاری کی تیاریوں کا جوش ہوتا تھا، یہاں چین کی سڑکوں پر یہ سب کچھ بہت مختلف تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے رمضان کا سایہ شہر کی فضا میں رچ بس گیا ہو، مگر اس کی مٹھاس اور خوشبو یہاں کی معمولات زندگی میں چپکے سے در آئی ہو۔ میں جانتی ہوں کہ یہ رمضان کراچی، لاہور یا اسلام آباد کے رمضان سے بالکل مختلف ہوگا۔ یہاں نہ تو مساجد کے لاؤڈ اسپیکر سے اذان کی آواز آتی ہے اور نہ ہی بازاروں میں پاکستان کی طرح تل دھرنے کی جگہ ہوتی ہے جہاں ہر کوئی آخری لمحے کی خریداری میں مصروف ہوتا۔ یہاں رمضان خاموشی سے، دھیرے دھیرے، اپنی مخصوص چینی روش کے ساتھ آتا ہے،

رمضان کی برکات سمیٹنے کے لئے میری چینی دوست فاطمہ مجھے بیجنگ کی مشہور نیوجی مسجد لے گئی مسجد کا قدیم طرز تعمیر، لکڑی کی خوبصورت کندہ کاری، اور ہلکی ہلکی جا بجا نظر آنے والی اسلامی خطاطی ایک الگ ہی دنیا کا منظر پیش کر رہی تھی۔ یہاں چینی مسلمان، غیر ملکی طلبہ، اور مختلف ممالک سے آئے مسافر اکٹھے ہو رہے تھے۔

"تم لوگ افطاری میں کیا کھاتے ہو؟" فاطمہ نے معصومیت سے پوچھا۔

" کھجور، پکوڑے، سموسے، دہی بڑے، فروٹ چاٹ"... میں نے محسوس کیا کہ اس فہرست میں چینی ڈمپلنگز یا نوڈلز کا کوئی ذکر نہیں کیا میں نے......

چینی مسلمان زیادہ تر *لایوان تانگ* یعنی بکرے کی یخنی، چاول، اور ہلکی غذا پسند کرتے ہیں۔ سنکیانگ کے ایغور مسلمان روٹی، خشک میوہ جات، اور چائے کے ساتھ افطار کرتے ہیں۔ یہاں کی افطاری میں ہمارے روایتی تیل میں تلی اشیاء کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے، مگر مزے کی بات یہ ہے کہ کھانے کے بعد معدہ زیادہ شکر گزار محسوس ہوتا ہے۔

فاطمہ نے مسکراتے ہوئے بتایا

چین میں ہزاروں پاکستانی طلبہ پڑھ رہے ہیں اور رمضان میں ان کی مشکلات اور خوشیاں الگ ہی رنگ رکھتی ہیں۔ تقریباً ہر یونیورسٹی کے ہاسٹل میں پاکستانی طلبہ نے "رمضان کمیٹی" بنا رکھی ہے جو کہ اصل میں تین دوستوں کا گروپ ہوتا ہے جنہیں کھانے پکانے کا بہت شوق ہوتا ہو۔

وہ لوگ افطاری کے وقت سب کو اکٹھا کر لیتے ہیں، کوئی سموسے بنا کے لے آتا ہے, کوئی بازار سے کھجوریں خرید کر لے آتا ہے، اور کسی کے ہاتھ میں شربت کا جگ ہوتا ہے۔

یہاں اکثر دوست پاکستانی ذائقے کی یاد میں **چینی نوڈلز میں دہی اور چٹنی ڈال کر کھا لیا کرتے ہیں*، فاطمہ نے مسکراتے ہوئے بتایا

یہاں رمضان کا اتنی فراخدلی سے اظہار نہیں ہوتا جیسے مسلم ممالک میں عموماً ہوتا ہے، مگر ایک بات قابلِ ذکر ہے— حلال فوڈ انڈسٹری میں رمضان کے دوران تیزی آ جاتی ہے۔ بازاروں میں کھجوریں زیادہ نظر آنے لگتی ہیں، حلال ریستورانوں میں افطار کے خصوصی پیکیجز آ جاتے ہیں، اور بعض دکانیں تراویح کے بعد بھی کھلی رہتی ہیں تاکہ روزہ دار کچھ خرید سکیں۔

البتہ، عام دفتری یا تعلیمی اوقات میں کوئی خاص نرمی نہیں ہوتی۔

چین کے سنکیانگ صوبے میں رمضان کے حالات باقی چین سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں ایغور مسلمان صدیوں سے رمضان کو روایتی انداز میں مناتے آئے ہیں، مگر حکومتی پابندیوں کی وجہ سے حالات پیچیدہ ہو چکے ہیں۔ کچھ اطلاعات کے مطابق یہاں روزہ رکھنے پر بعض سرکاری ملازمین اور طلبہ کے لیے سختی ہوتی ہے، جبکہ مساجد کی سرگرمیوں پر بھی خاص نظر رکھی جاتی ہے۔

مگر اس کے باوجود، سنکیانگ میں گھروں کے اندر رمضان کی روشنی قائم رہتی ہے۔ خاندان والے خاموشی سے روزے رکھتے ہیں، چپکے چپکے سحری کرتے ہیں، اور دل ہی دل میں دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ دن دوبارہ آئیں گے جب رمضان سب کے لیے کھل کر منانے کا موقع ہوگا۔

اوہ تمہارا مطلب ہے کہ یہاں رمضان گزارنا اتنا آسان نہیں ہوتا؟

چین میں تقریباً دو کروڑ مسلمان بستے ہیں، جن میں سب سے بڑی تعداد *ہوئی مسلمانوں* کی ہے۔ فاطمہ نے مجھے بتایا کہ یہاں کے *ہوئی مسلمان* زیادہ تر اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرتے ہیں، تو میری نظر میں ایک نیا منظر آیا۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا: "کیا چین میں مسلمان اپنے مذہب کو آزادانہ طور پر منا سکتے ہیں؟"

"ہاں، مگر کچھ جگہوں پر حالات مختلف ہیں، خاص طور پر سنکیانگ میں۔"

فاطمہ کی آنکھوں میں ایک ادھوری کہانی تھی۔ جیسے وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہی ہو، مگر زبان میں رکاوٹ تھی۔

سنکیانگ، چین کا وہ خطہ جہاں ایغور مسلمانوں کی اکثریت ہے، وہاں رمضان کی عبادات میں سرکاری سطح پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ بعض اطلاعات کے مطابق، ایغور مسلمانوں کو روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے پر کڑی نگرانی کا سامنا ہوتا ہے، اور بعض علاقوں میں انہیں چپکے چپکے روزہ رکھنا پڑتا ہے۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ " کیا آپ نے کبھی ان مشکلات کو دیکھا؟"

"ہاں، وہاں کے لوگ خاموشی سے اپنی عبادات کرتے ہیں، مگر ان کا دل جو اس رمضان میں سکون حاصل کرتا ہے، وہ کسی اور جگہ نہیں مل سکتا۔"

اس وقت میں نے سوچا، یہ حقیقت کہ ہم جہاں کھلے دل سے عبادات کرتے ہیں،

وہاں کچھ لوگ ایک دوسرے سے چھپ کر اپنے ایمان کو محفوظ رکھتے ہیں، یہ ایک نیا زاویہ تھا جو سوچوں کے در وا کر رہا تھا

میں نے محسوس کیا کہ یہاں کی زندگی میں رمضان ایک سادہ اور خاموشی سے گزارا جانے والا تجربہ تھا، جہاں لوگ اپنے ایمان کو دل میں رکھتے ہوئے، ہر روز کے معمولات میں ضم کر دیتے ہیں۔

چین میں مسلمانوں کا مستقبل ایک سوالیہ نشان ہے، خاص طور پر ایغور مسلمانوں کے حوالے سے۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا، "چین میں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہے؟"

"یہ کہنا مشکل ہے۔ حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلیاں آئیں گی یا نہیں، اس بارے میں کچھ کہا نہیں جاسکتا، مگر ایک بات ضرور ہے کہ مسلمانوں کا ایمان کبھی نہیں ختم ہوگا۔ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کے راستے پر چلیں گے، چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔"

فاطمہ سے باتیں کرتے کرتے ہم بیجنگ کی ایک چھوٹی سی گلی میں پہنچ گئے، اب ہمارا رخ تاریخی مسجد کی جانب تھا جس کی چھت پر چمکدار گنبد تھا، اور اس کے دروازے پر لکڑی کے کھٹکنے کی آواز آ رہی تھی۔

"فاطمہ، یہ مسجد کتنی پرانی ہے؟" میں نے پوچھا۔

فاطمہ مسکرا کر کہنے لگی، "یہ تقریباً دو دہائیوں سے قائم ہے، اور زیادہ تر اس کے خرچے مقامی مسلمانوں نے اپنی مدد سے کیے ہیں۔ یہاں حکومت کی طرف سے کوئی خاص امداد نہیں آتی۔"

"یعنی چین میں مساجد کی تعمیر مقامی لوگوں ہی کے ذریعے ہوتی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"جی ہاں، چین میں مساجد کی کل تعداد 40,000 کے قریب ہے، اور ان میں سے زیادہ تر مساجد مقامی مسلمانوں کی کوششوں سے بنائی گئی ہیں۔ حکومت کی طرف سے کوئی فنڈنگ نہیں ملتی، اور زیادہ تر معاملہ مقامی کمیونٹیز پر منحصر ہوتا ہے۔"

اور یہ بات درست ہے جمعہ کی نماز کے لیے میں جس مسجد میں جاتی ہوں وہ ایک انڈسٹری ایریا کا سیکنڈ فلور ہے جہاں قریبی رہائشیوں نے اپنی مدد آپ کے تحت اس کو مسجد کی شکل دی ہے

فاطمہ کی باتیں میرے ذہن میں کئی سوال پیدا کر رہی تھیں۔ میں سوچ رہی تھی کہ کیسے یہاں کے مسلمان اپنی مدد آپ کے تحت عبادت کی جگہیں قائم کرتے ہیں، اور پھر ان مساجد کی حفاظت بھی خود کرتے ہیں۔

جب ہم مسجد کے دروازے سے اندر داخل ہوئے، تو ایک عجیب سی خاموشی محسوس ہوئی۔ یہاں کے نمازیوں کے چہرے پر وہ سکون تھا جو ہر مسلمان رمضان میں اپنے عبادات کے دوران محسوس کرتا ہے۔ فاطمہ میرے ساتھ تھی، اور جیسے ہی ہم نے قدم اندر رکھا، اس نے کہا، "یہ مسجد مقامی مسلمانوں کی مدد سے تعمیر ہوئی تھی، اور آج بھی اس کی دیکھ بھال انہی کی ذمہ داری ہے۔"

"فاطمہ، تو پھر حکومت ان مساجد کے بارے میں کیا پالیسی اپناتی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"چین کی حکومت مذہب پر سخت کنٹرول رکھتی ہے، اور اس کے علاوہ مساجد کے لئے بھی کچھ خاص فنڈنگ فراہم نہیں کی جاتی۔ وہ اسے مکمل طور پر عوامی امور میں مداخلت سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔"

"فاطمہ نے مزید بتایا کہ چین میں سرکاری سطح پر مختلف تہواروں پر ملازمین کو تحائف دینا عام بات ہے، مگر *رمضان اور عید کے موقع پر مسلمانوں کے لیے کوئی خصوصی سرکاری تحائف دینے کی روایت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی چھٹی* ہاں، بعض مسلم اکثریتی علاقوں میں مقامی حکومتیں چھوٹے پیمانے پر اشیائے خورونوش تقسیم کر سکتی ہیں، مگر یہ عمومی روایت کا حصہ نہیں۔

البتہ، کاروباری ادارے اور مسلمان کمیونٹیز آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں۔ کچھ حلال دکانوں پر چینی انداز کے خوبصورت ڈبوں میں کھجوریں اور خشک میوہ جات رکھے جاتے ہیں جو عیدی کے طور پر دیے جاتے ہیں۔

رمضان چین میں گزارنا ایک الگ ہی تجربہ ہے۔ یہاں کی خاموشی، مختلف طرزِ زندگی، اور مسلمانوں کی اقلیتی حیثیت سب کچھ اس مہینے کے احساس کو منفرد بنا دیتی ہے۔ اگر آپ بڑے شہر میں ہیں، تو آپ باآسانی مساجد میں جا سکتے ہیں، حلال کھانا مل سکتا ہے، اور آپ کو کچھ زیادہ مشکلات نہیں ہوں گی۔

لیکن اگر آپ کسی چھوٹے شہر میں ہیں، تو رمضان گزارنا واقعی ایک چیلنج ہوسکتا ہے۔ نہ کوئی حلال ریسٹورنٹ، نہ کوئی مسجد قریب، اور نہ وہ روایتی افطاریوں کی رونق۔

مگر پھر بھی، روزہ تو روزہ ہے، چاہے وہ کراچی میں کھجور سے افطار کیا جائے یا بیجنگ میں چینی سوپ سے۔ اصل خوشی تو وہی ہے جب مغرب کی اذان ہو، اور آپ ایک گھونٹ پانی پی کر دل ہی دل میں دعا کریں کہ اللہ اس مہینے کی برکتیں ہر جگہ کے مسلمانوں کو عطا کرے، چاہے وہ کہیں بھی ہوں

چین میں سحری کی روٹین عمومی طور پر کافی خاموش اور سادگی سے بھرپور ہوتی ہے۔ یہاں کی اکثریت کے لیے سحری کوئی اجتماعی تقریب نہیں ہوتی جیسا کہ بعض مسلم ممالک میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ زیادہ تر لوگ اپنے گھروں میں خاموشی سے سحری کرتے ہیں، اور اکثر مقامی چینی مسلمان ہلکا پھلکا کھانا پسند کرتے ہیں، جیسے کہ چاول، یخنی، نوڈلز، اور سبزیاں۔

چین میں عام طور پر مساجد میں سحری کروانے کا بھی کوئی رواج نہیں، تاہم بعض بڑی مساجد جیسے کہ *بیجنگ کی نیوجی مسجد یا شنگھائی کی شیشا مسجد* میں رمضان کے دوران کچھ خصوصی انتظامات ہوتے ہیں، خاص طور پر غیر ملکی طلبہ اور مزدور طبقے کے لیے۔

مساجد میں سحری کے اجتماعی انتظامات وہیں دیکھنے کو ملتے ہیں جہاں غیر ملکی مسلمان بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ بعض اسلامی مراکز اور یونیورسٹیز میں غیر ملکی طلبہ مل کر اجتماعی سحری کا اہتمام کرتے ہیں،

چین میں مسلم طلبہ دنیا کے مختلف ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ زیادہ تر طلبہ کا تعلق پاکستان، انڈونیشیا، ملائیشیا، ترکی، مصر، سعودی عرب، نائیجیریا، اور وسطی ایشیائی ممالک (ازبکستان، قازقستان، کرغیزستان، ترکمانستان، اور تاجکستان) سے ہوتا ہے، اس لیے یہاں چائے، روٹی، انڈے اور دیگر ہلکی پھلکی چیزیں کھانے کو ملتی ہیں۔ مگر عمومی طور پر چینی مسلمانوں کی سحری کا اہتمام گھریلو سطح پر ہی ہوتا ہے۔

پاکستان میں، جہاں رمضان کے دوران بازاروں کی رونق اور گھروں کی مہک الگ ہی ہوتی ہے، وہاں رمضان کی راتوں کی خاص بات افطاری کا وقت ہوتا ہے۔ افطار کی میز پر ہر قسم کے پکوان، مٹھائیاں، پھل اور مختلف طرح کی روایتی کھانے ہوتے ہیں۔

چین میں بھی رمضان کا احساس خاص طور پر افطار کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ مسجدوں میں افطار کی تیاریوں کا ایک الگ ہی منظر ہوتا ہے۔ رضا کار خواتین اپنے گھروں یا مسجد کے کچن میں کھانے تیار کرتی ہیں، اور مرد رضا کاران کھانوں کو افطار کے وقت تقسیم کرتے ہیں۔ کھانے میں چینی روایات کا رنگ ہوتا ہے، مگر ساتھ ساتھ وہ تمام پکوان ہوتے ہیں جو ہر مسلمان ملک میں رمضان کے دوران کھائے جاتے ہیں۔ چینی مسلمان اس موقع پر بہت دلجمعی سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، اور اس دوران ان کے چہروں پر خوشی اور سکون کا ایک ایسا جذبہ ہوتا ہے، جو ایک مسلمان کی روح کو بیدار کر دیتا ہے۔

فاطمہ مجھے بیجنگ کے ایک قدیم بازار کی طرف لے گئی، جہاں رمضان میں خاص طور پر کچھ اسٹال لگے ہوئے تھے۔ ہوا میں باربی کیو گوشت کی خوشبو تھی، کہیں چینی اسٹائل کے حلال نوڈلز بن رہے تھے، اور کہیں کھجوروں کی چھوٹی چھوٹی ٹوکریاں بیچی جا رہی تھیں۔

"یہ سب کچھ عام دنوں میں بھی ہوتا ہے، مگر رمضان میں لوگ خاص طور پر حلال کھانوں کی تلاش میں یہاں آتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے، یہاں کے مسلمان عید پر زیادہ جوش وخروش نہیں دکھاتے جیسے پاکستان میں ہوتا ہے، مگر وہ اپنے طریقے سے خوشیاں مناتے ہیں۔" فاطمہ نے بتایا۔

"کیسے؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہوئی مسلمان عید کی صبح خاص دعا کے بعد دوستوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں جاتے ہیں، ایک دوسرے کو چینی مٹھائی پیش کرتے ہیں، اور بچوں کو تحفے دیے جاتے ہیں۔ ایغور لوگ عید پر خاص قسم کے روایتی کھانے بناتے ہیں اور روایتی رقص کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ اور غیر ملکی مسلمان؟ وہ اپنی کمیونٹیز میں چھوٹے اجتماعات کرتے ہیں، یونیورسٹیوں میں عید کی دعائیں، اور کہیں کہیں پاکستانی طلبہ بریانی پکا کر بانٹتے ہیں!"

یہ سن کر میرے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ عید کہیں بھی ہو، اس کا جوش کم نہیں ہوسکتا۔

میں جان گئی تھی کہ یہاں کچھ علاقوں میں مسلمانوں کو اپنی عبادات میں آزادی حاصل ہے، مگر کچھ جگہوں پر چیلنجز ہیں۔ مگر ایک چیز طے ہے—ایمان کسی عمارت یا پالیسی کی محتاج نہیں۔ یہ وہ روشنی ہے جو دل میں جلتی ہے۔ چین کے مسلمان اپنی پہچان قائم رکھیں گے، چاہے دنیا کسی بھی سمت جائے۔"

میں نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں چاند ہلکی ہلکی روشنی بکھیر رہا تھا۔ یہی چاند عید کا چاند ہوگا—یہی روشنی، جو زمین کے ہر مسلمان کو جوڑتی ہے، چاہے وہ کہیں بھی ہو۔

ای او بی آئی: ایک بار پھر مستقل چیئرمین سے محروم

مزدوروں کی پنشن کی اپیلیں، ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ، 250 نئے افسران کی بھرتیوں اور دیگر اہم امور نئے چیئرمین کی آمد کے منتظر

ادارے کو چیئرمین سے لے کر نیچے تک قائم مقام افسران کے ذریعے چلایا جا رہا ہے نظم و نسق متاثر، ادارے کو افرادی قوت کی شدید قلت کا بھی سامنا

گزشتہ برس ستمبر میں چیئرمین کی ریٹائرمنٹ کے بعد سے تا حال ای او بی آئی کے مستقل چیئرمین کی تعیناتی عمل میں نہیں آسکی، سابق افسر تعلقات عامہ

ڈائریکٹر جنرل ایچ آر، ڈائریکٹر جنرل آپریشنز، فنانشل ایڈوائزر اور سیکریٹری بورڈ آف ٹرسٹیز جیسے انتہائی کلیدی عہدے خالی پڑے ہیں

500 ارب روپے سے زائد کے پنشن فنڈ، ایک کروڑ سے زائد بیمہ دار افراد اور 5 لاکھ پنشنروں کی بھاری ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے ملک کا اہم قومی فلاحی ادارہ ایمپلائیز اولڈ ایج بینی فٹس انسٹی ٹیوشن (EOBI) زیر نگرانی وزارت سمندر پار پاکستانی و ترقی انسانی وسائل، حکومت پاکستان سخت انتظامی بحران کا شکار ہے جہاں وفاقی حکومت کی عدم دلچسپی کے باعث سے ای او بی آئی ایک بار پھر اپنے مستقل چیئرمین اور دیگر اعلیٰ افسران سے محروم ہے اور ادارہ کو چیئرمین سے لے کر نیچے تک قائم مقام افسران کے ذریعہ چلایا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ادارہ کا نظم و نسق شدید متاثر ہونے سے قومی فلاحی ادارہ کی محنت کشوں کے لئے پنشن کی فراہمی کی خدمات اور کارکردگی پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ ای او بی آئی کو افرادی قوت کی شدید قلت کا بھی سامنا ہے۔ ای او بی آئی کے امور پر گہری نظر رکھنے والے سابق افسر تعلقات عامہ اسرار ایوبی کے مطابق گزشتہ برس ستمبر میں پچھلے چیئرمین فلائیٹ لیفٹیننٹ (ر) خاقان مرتضیٰ کی ریٹائرمنٹ کے بعد وفاقی حکومت کی عدم دلچسپی کے باعث سات ماہ کا عرصہ گزر جانے کے باوجود تا حال ای او بی آئی کے مستقل چیئرمین کی تعیناتی عمل میں نہیں آسکی وفاقی حکومت گریڈ 21 کے افسر کو تین برس کے لئے ای او بی آئی کا چیئرمین مقرر کرتی ہے۔ اسی طرح ایک طویل عرصہ سے ای او بی آئی میں ڈائریکٹر جنرل ایچ آر، ڈائریکٹر جنرل آپریشنز، ڈائریکٹر جنرل انوسٹمنٹ، فنانشل ایڈوائزر اور سیکریٹری بورڈ آف ٹرسٹیز جیسے انتہائی کلیدی عہدے خالی پڑے ہوئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ادارہ کا انتظامی و مالیاتی ڈھانچہ انتہائی کمزور ہو چکا ہے اور ادارہ کے روزمرہ امور لاکھوں محنت کشوں کی پنشن منصوبہ میں رجسٹریشن، رجسٹرڈ آجروں سے کنٹری بیوشن اور کروڑوں روپے کے بقایا جات کی وصولیابی، اپیلیٹ اتھارٹی میں زیر التوا بیمہ دار افراد کی اپیلوں، 250 نئے افسران کی بھرتیوں کے حتمی فیصلے سمیت گزشتہ قومی بجٹ میں ادارہ کے ملازمین کی تنخواہوں میں 25 فیصد اور ادارہ کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں 15 فیصد اضافے اور ای او بی آئی کے لاکھوں پنشنرز کی پنشن میں متوقع اضافہ کے اہم امور بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ ای او بی آئی کے مستقل چیئرمین کی عدم موجودگی کے باعث ادارہ کے فیصلہ ساز بورڈ آف ٹرسٹیز کا اجلاس بھی تین بار ملتوی ہو چکا ہے۔

گزشتہ سات ماہ سے حکومت کی جانب سے اعلان کردہ تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ نہ ہونے کے نتیجہ میں ای او بی آئی کے ملازمین اور پنشنرز میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ اسرار ایوبی نے مزید بتایا کہ ای او بی آئی کو درپیش ان دیرینہ مسائل کی بنیادی وجہ وفاقی وزیر چوہدری سالک حسین کی جانب سے اپنی اصل وزارت، وزارت سمندر پار پاکستانی و ترقی انسانی وسائل کے ماتحت اداروں بشمول ای او بی آئی کو یکسر فراموش کر کے اپنی اضافی وزارت، وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی پر کل وقتی توجہ دینا ہے اور اس تشویش ناک صورت حال سے نا صرف ادارہ کے ملازمین میں مایوسی اور بددلی پھیل رہی ہے بلکہ اس کا سب سے زیادہ خمیازہ لاکھوں ریٹائرڈ، معذور محنت کشوں، متوفی کارکنوں کی بے سہارا بیوگان اور یتامیٰ کو اپنی پنشن کے حصول میں غیر معمولی تاخیر کی صورت میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز کا آئی ٹی پالیسی کے غلط استعمال کا انکشاف

ٹیکسٹائل مل مالکان 29 فیصد انکم ٹیکس سے بچنے کیلیے ٹیکسٹائل ایکسپورٹ کو آئی ٹی ایکسپورٹ کے طور پر رجسٹر کرا رہے ہیں، سینیٹر انوشے رحمان

آئی ٹی ایکسپورٹ 28 فیصد اضافے کے ساتھ 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، ماہرین آئی ٹی ایکسپورٹ میں کمی کی پیشگوئیاں کر رہے تھے

جنوری میں 652 آئی ٹی کمپنیاں رجسٹرڈ کی گئی، جو کہ گزشتہ ماہ رجسٹر کی گئی کمپنیوں کا 20 فیصد بنتی ہیں، آئی ٹی انڈسٹری نے تفصیلات سے آگاہ کیا

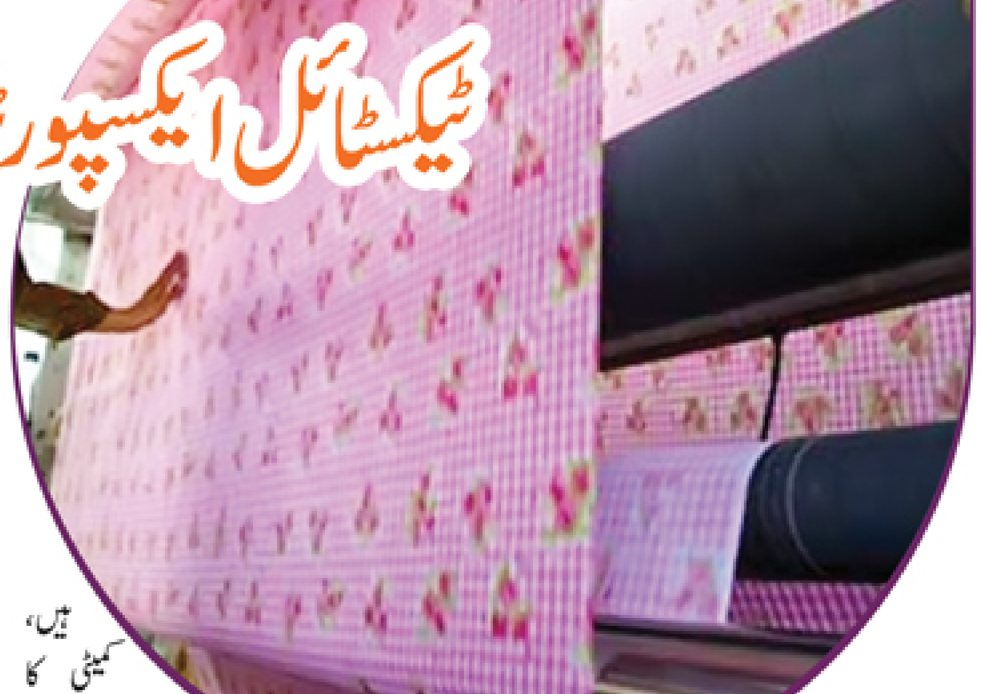

سینیٹر انوشے رحمان کا کہنا ہے کہ ٹیکسٹائل مل مالکان حال ہی میں لگائے گئے 29 فیصد انکم ٹیکس سے بچنے کیلیے اپنی ٹیکسٹائل مصنوعات کی ایکسپورٹ کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ایکسپورٹ کے طور پر رجسٹر کرا رہے ہیں۔ سینیٹ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ کے اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے سابق وزیر مملکت سینیٹر انوشے رحمان نے کہا کہ ٹیکسٹائل ایکسپورٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ایکسپورٹس کو بڑھانے کیلیے کم کیے گئے 0.25 فیصد انکم ٹیکس کی سہولت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں، کمیٹی کا اجلاس پی پی پی سینیٹر سلیم مانڈوی والا کی صدارت میں ہوا۔ واضح رہے کہ ٹیکسٹائل ایکسپورٹس پر 29 انکم ٹیکس عائد کیا گیا ہے، جبکہ انفارمیشن ٹیکنالوجیکل ایکسپورٹ پر ابھی بھی ٹیکس کی شرح 0.25 فیصد ہے جبکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی خدمات کی ایکسپورٹ پر ٹیکس کی شرح 1 فیصد ہے۔ اجلاس میں شریک چیئرمین ایف بی آر راشد لنگڑیال نے کمیٹی کو معاملے کی تحقیق کرنے کی یقین دہانی کرائی، واضح رہے کہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکسپورٹ 28 فیصد اضافے کے ساتھ 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ حکومت کی جانب سے بار بار انٹرنیٹ کی بندش کی وجہ سے ماہرین انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکسپورٹ میں کمی کی پیشگوئیاں کر رہے تھے۔ اس تناظر میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکسپورٹ میں اس تیز رفتار اضافے پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے، سینیٹ کو پیش کی گئی تفصیلات کے مطابق جنوری میں 652 آئی ٹی کمپنیاں رجسٹرڈ کی گئی ہیں، جو کہ گزشتہ ماہ رجسٹر کی گئی نئی کمپنیوں کا 20 فیصد بنتی ہیں، سینیٹر انوشے رحمان کو ان تفصیلات سے آئی ٹی انڈسٹری نے آگاہ کیا ہے۔ آئی ٹی انڈسٹری نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس طرح آئی ٹی انڈسٹری کا غیر حقیقی پھیلاؤ ہوگا، جس کی وجہ سے حکومت انکم ٹیکس میں دی گئی رعایت کو ختم بھی کر سکتی ہے، آئی ٹی انڈسٹری کے ذرائع کا کہنا ہے کہ جون کے بعد رجسٹر ہونے والی کمپنیوں نے کافی عرصے سے رجسٹرڈ کمپنیوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ایکسپورٹ کی ہے، یہ بھی تشویش کی ایک وجہ ہے، اور اس سے بے ضابطگیوں کا اظہار ہوتا ہے۔

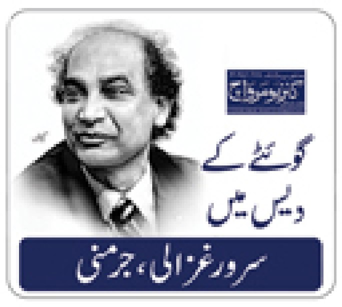

سرور غزالی، جرمنی

انتخابات میں جرمنی کے عوام نے ایک نئی تاریخ رقم کر دی

جرمنی میں 23 فروری 2025 کو انتخابات منعقد ہوئے اور اب اس کے نتائج بھی سامنے آچکے ہیں۔ جرمنی کے ان انتخابات، جو کہ ایک تاریخی انتخابات کا عنوان لیے ہوئے تھے، کے حیران کن نتائج سامنے آئے ہیں۔ یہ انتخابات اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل رہے کہ جرمنی میں پہلی مرتبہ 84 فیصد افراد نے اس میں حصہ لیا۔ اتنی بڑی تعداد میں اس سے پہلے کبھی بھی لوگوں نے جرمنی کے انتخابات میں حصہ نہیں لیا تھا اور اس میں کثیر تعداد کی شرکت ہی اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ انتخابات جرمنی کی قسمت کے فیصلے کے لیے کتنے ضروری تھے انتخابات سے قبل بھی جو لب ولہجہ سیاست دانوں نے اختیار کیا تھا تاریخی طور پر اسے بھی گفتگو میں پیش نظر رکھنا ضروری ہے چونکہ اس سے قبل جرمنی میں کبھی بھی سیاست دان ایک دوسرے پر اس طریقے سے الزامات تہمت اور ایک دوسرے کی پالیسیوں کے خلاف باتیں، اس لب ولہجے میں نہیں کرتے نظر آئے تھے۔ جرمنی کے انتخابات، جنگ عظیم دوم کے بعد ایڈینا ور اور ولی برانڈ، ہیلمٹ شمڈٹ، ہیلمٹ کوہل جیسے عظیم رہنماؤں کی تاریخ سے رقم ہے جس میں جرمنی کو جنگ عظیم دوم کے بعد ایک نیا شعور دیا گیا نئی سیاسی راہ پر گامزن کیا انہیں نئی قوم کے طور پر ابھارنے اور دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ذمہ داریاں ان سیاستدانوں نے سنبھالیں اور اس میں کامیاب بھی رہے جرمنی دنیا میں ایک نئی شعوری طاقت بن کر ابھرا ایک ایسی سیاسی اور معاشی طاقت کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش ہوا جو اپنی الگ مثال رکھتا ہے جسے ماضی سے کسی طریقے سے نہیں جوڑا جا سکتا ہے۔ انتخابات 2025 اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کے حامل ہیں کہ انہی بڑی پارٹیوں کو، جنہوں نے اس ملک کو بنایا نکھارا اور آج دنیا کے سامنے معاشی قوت کے طور پر پیش کیا عوام نے، بالخصوص سابقہ مشرقی جرمنی کے عوام نے رد کر دیا۔ انتخابات کے نتیجے میں ملک کی بڑی شوشل ڈیموکریٹک پارٹی اپنی تاریخی ناکامی سے دوچار ہوئی۔ جبکہ دوسری بڑی پارٹی سی ڈی یو بھی انتخاب جیتنے کے باوجود وہ کامیابی نہیں حاصل کر سکی جس کی امید کی جا رہی تھیں۔ اس انتخاب میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ عوام کی اکثریت نے جرمنی کی جنگ کی پالیسی میں یوکرین کی مدد کو بھی رد کر دیا ہے پرانے سیاست دانوں کی پالیسیوں سے انہیں شدید اختلاف ہے، جنگ کا ساتھ دینے والی تمام پارٹیاں اس انتخابی جنگ میں ہار چکی ہیں ایک اور بات جو اس انتخاب کے نتیجے میں سامنے آئی ہے وہ جرمنی میں جنگ عظیم دوم سے قبل کی سوچ رکھنے والے پارٹی یعنی انتہا پسند دائیں بازو کی پارٹی کا

ابھر کر سامنے آنا۔ اس پارٹی نے پچھلے انتخابات کے مقابلے میں اس دفعہ دگنے ووٹ یعنی 20 فیصد ووٹ حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جرمنی بالخصوص مشرقی جرمنی کے لوگ یہاں آنے والے سیاسی پناہ گزین اور غیر ملکی افراد کو برداشت کرنے کے خواہاں نہیں ہیں وہ یوکرین کی جنگ میں شمولیت کو رد کرتے ہیں اور وہ روس کے ساتھ توانائی اور دیگر شعبے کے تعلقات کو بحال کرنے کے خواہاں ہیں اس تاریخی انتخابات کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ایک طرف روس پر الزامات تو یہ لگائے جا رہے ہیں کہ روس نے یہاں کی پارٹیوں کی مدد کر رہا ہے اور یہاں کے انتخابات میں کسی طریقے سے اثر انداز ہو رہا ہے مگر در حقیقت ایلون ماسک اور نائب صدر وینز نے کھلے عام یہاں آکر انتخابات میں انتہا پسند دائیں بازوں کی پارٹی کی انتخابی سرگرمی کو بڑھاوا دیا ہے اور وطن واپس جا کر نائب صدر وینز کا یہ کہنا کہ امریکی عوام اپنے ٹیکس جرمنی کی حفاظت میں اس لیے نہیں خرچ کرتے کہ جرمنی کی عدالتیں اور سیاسی پارٹیاں جمہوریت کے لیے مشکلات کھڑی کریں۔ امریکی سیاست دانوں کے اس طرح سے براہ راست قبل از انتخابات، بیانات نے انتخابات میں نہ صرف مداخلت کو ہوا دی بلکہ عوام کے اندر شدید بے چینی اور خوف و ہراس پھیلایا اس لحاظ سے یہ انتخابات جرمنی کے ایک خوف زدہ ماحول میں منعقد ہوا لیکن جرمنی کے عوام نے 84 فیصد کی تعداد میں شرکت کر کے یہ بات ثابت کر دیا کہ وہ اپنے معاملات خود اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں گو کہ دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی کو 20 فیصد ووٹ ملے ہیں لیکن دیگر 80 فیصد عوام نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس سوچ کے حامل نہیں ہیں اور عوام کی اکثریت اس 20 فیصد انتہا پسند سوچ کی کو رد کرتی ہے۔ ایس پی ڈی پارٹی کو یہ سوچنا ہوگا کہ وہ ایک بڑی پارٹی کی حیثیت سے، کس طریقے سے دوبارہ اس ملک میں اپنی جگہ بنا کر اپنی ساکھ بحال کر سکتی ہے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے سیاسی ایجنڈے کو ایک بار پھر سے درست سمت میں لے جائے اور نوجوان سیاست دانوں کو سیاسی قیادت سونپے۔ انتخابات میں سی ڈی یو اور سی ایس یو پارٹی نے مل کر 28 فیصد ووٹ لیے ہیں جبکہ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کو 16 فیصد ووٹ ملے ہیں اور بائیں بازو سرخ پارٹی کو آٹھ فیصد ووٹ ملے ہیں اسی طرح سے انتہا پسند دائیں بازو کی پارٹی اے ایف ڈی کو 20 فیصد ووٹ ملے۔ اگر انتخابات کے نتائج پہ غور کیا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ در حقیقت، انتخابات میں یہ مقابلہ انتہا پسند دائیں بازو کی پارٹی اور بائیں بازو کی سرخ پارٹی کے مابین ہی ہوا ہے۔ جس میں انتہا پسند دائیں بازو کو کامیابی ضرور حاصل ہوئی ہے لیکن سرخ پارٹی نے بھی بہت زیادہ کامیابی حاصل کی ہے جو کہ ایک خوش آئند بات ہے گو کہ اس وقت دنیا پر ایک بار پھر سے فاشزم کے عقاب اپنے پنجے گاڑ رہے ہیں۔ مگر توقع ہے کہ نئے چانسلر میرز، سی ڈی یو کے رہنما، انتخابات جیت کر ملک کو معاشی خوشحالی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ ان کی شخصیت ایک جارحانہ گفتگو کرنے والے سیاست دان کی سی ہے جو کہ معاشی طور پر بھی ملک کو درست سمت میں لے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے انتہا پسند دائیں بازو، فاشست پارٹی کو صاف جواب دے دیا ہے کہ ہم اپنی 75 سالہ روایت کو نہیں بدلیں گے بلکہ اس ملک کے لیے اور بہتر راستے نکالیں گے اور اس کو معاشی بحران سے نکال کر رہیں گے۔ اگر جرمنی ان کی قیادت میں آئندہ چار سالوں میں معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا تو انتہا پسند دائیں بازو کی موجودہ صورتحال کو بھی یکسر بدل دے گا اور دوسری جانب امریکہ میں بھی 'ڈونلڈ ٹرمپ اینڈ کو' کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہوگا تو اس صورت میں براہ راست جرمنی کے سیاسی معاملات اور انتخابات میں مداخلت میں کمی آئے گی اور کسی خودرو پودے کی طرح پروان چڑھنے والی دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی اے ایف ڈے اپنی موت آپ مر جائے گی۔ نئے چانسلر کے میرز کی نامزدگی کے لیے جلد ہی گفتگو کا آغاز ہوگا اور چانسلر میرز دیگر پارٹیوں کو حکومت میں شمولیت کی شرائط دیں گے اور اس طریقے سے نئی حکومت کا جلد تشکیل پانا ممکن ہوگا۔

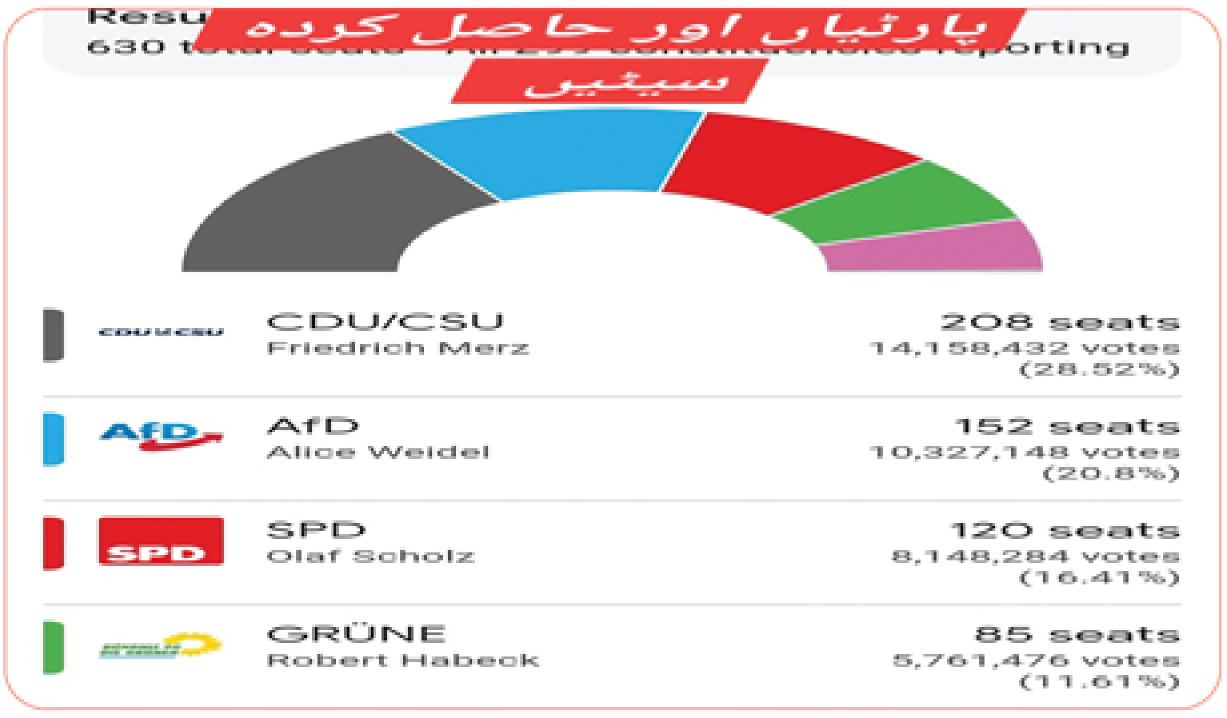

CDU/CSU	Friedrich Merz	208 seats, 14,158,432 votes (28.52%)
AfD	Alice Weidel	152 seats, 10,327,148 votes (20.8%)
SPD	Olaf Scholz	120 seats, 8,148,284 votes (16.41%)
GRÜNE	Robert Habeck	85 seats, 5,761,476 votes (11.61%)

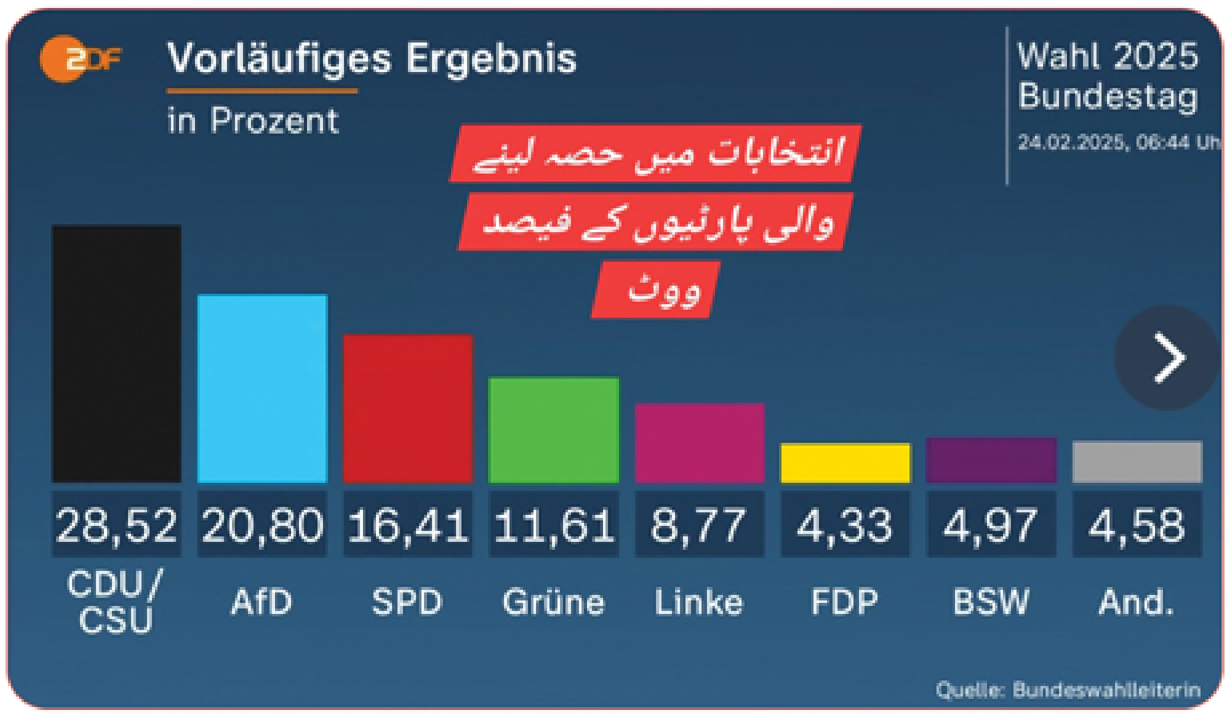

CDU/CSU	AfD	SPD	Grüne	Linke	FDP	BSW	And.
28,52	20,80	16,41	11,61	8,77	4,33	4,97	4,58

بی بی سی نیوز

کیا فضائی حادثات میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے؟؟

سوشل میڈیا پر ایسی ویڈیوز وائرل ہوئی ہیں جنھیں دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کیسے لوگ فضائی حادثات میں بال بال بچے ہیں

بی بی سی ویریفائی نے دنیا بھر کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا جس سے یہ بات سامنے آئی کہ گذشتہ دو دہائیوں میں فضائی حادثات میں کمی واقع ہوئی

عالمی سطح پر ہوائی حادثات میں ہونے والی ہلاکتوں کے اعداد و شمار سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسی مدت کے دوران حادثات میں کمی آئی ہے

حالیہ سالوں میں بوئنگ 737 میکس طیارے کے متعدد حادثات نے میڈیا اور سوشل میڈیا پر خاصی توجہ حاصل کی، فضائی حادثات پر رپورٹ

فضائی حادثات کے متعدد واقعات کے بعد سوشل میڈیا پر کچھ صارفین کا کہنا ہے کہ ایسے حادثات اب معمول بن کر رہ گئے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایسی ویڈیوز وائرل ہوئی ہیں جنھیں دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کیسے اس میں لوگ بال بال بچے ہیں۔ امریکہ کے ٹرانسپورٹ کے وزیر شان ڈفی نے سی بی ایس نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں لوگوں کو پرسکون رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ میں حالیہ ہوائی حادثات کا سلسلہ 'بہت منفرد' تھا۔ امریکی وزیر نے یہ بیان تب دیا جب ایسے حادثات کے کئی سنگین واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ جنوری میں ایک کمرشل ہوائی جہاز اور ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے درمیان واشنگٹن ڈی سی میں فضائی تصادم ہوا جس میں 67 افراد ہلاک ہوئے۔ کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں خراب موسم میں ایک جہاز پھسل گیا جس کی فوٹیج بڑے پیمانے پر تشہیر کی جا رہی ہے جس سے اس بحث میں تیزی آئی۔ اس موضوع پر بہت کم ہی سروے موجود ہیں۔ تاہم ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک حالیہ سروے میں بتایا گیا ہے کہ حادثات کی ان چونکا دینے والی تصاویر نے فضائی پروازوں کے حوالے سے امریکی صارفین کے اعتماد پر اثر ڈالا ہے۔ بی بی سی ویریفائی نے امریکہ اور دنیا بھر کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا جس سے یہ بات سامنے آئی کہ گذشتہ دو دہائیوں میں فضائی حادثات کے واقعات میں عمومی طور پر کمی واقع ہوئی ہے۔ امریکہ کے لیے رواں برس جنوری کے اختتام تک کے فضائی حادثات کے واقعات کے اعداد و شمار نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ (این ٹی ایس بی) نے جمع کیے ہیں۔ این ٹی ایس بی کا یہ ڈیٹا سنہ 2005 سے سنہ 2024 تک امریکہ میں ہوائی حادثات میں عمومی کمی کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے حالانکہ اس عرصے کے دوران پروازوں کی مجموعی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ جنوری 2025 میں 52 فضائی حادثات گذشتہ برس جنوری کے 58 حادثات اور پھر جنوری 2023 تک کے 70 حادثات کے مقابلے میں کم تھے۔ عالمی فضائی واقعات کی نگرانی کرنے والے اقوام متحدہ کے ادارے انٹرنیشنل سول ایوی ایشن آرگنائزیشن (آئی سی اے او) کے اعداد و شمار کے مطابق 2005 اور 2023 کے درمیان دنیا بھر میں فی ملین ہوائی جہازوں کی پروازوں کے دوران ہونے والے حادثات کی تعداد میں بھی واضح کمی دیکھی گئی ہے۔ اس عالمی ادارے کی ہوائی جہاز کے حادثے کی تعریف بہت جامع ہے اور اس میں نہ صرف وہ حادثات شامل ہیں جن میں مسافر یا عملہ شدید زخمی یا ہلاک ہو جاتا ہے بلکہ ایسے حادثات بھی شامل ہیں جن میں ہوائی جہاز کو نقصان پہنچا ہے اور اسے مرمت کی ضرورت پڑی یا پھر وہ لاپتہ ہو گیا۔ عالمی سطح پر ہوائی حادثات میں ہونے والی ہلاکتوں کے اعداد و شمار سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسی مدت کے دوران حادثات میں کمی آئی ہے تاہم کچھ سالوں کے دوران بڑے حادثات اور ہلاکتوں میں عارضی اضافہ دیکھنے کو ملا۔

فضائی حادثات

سنہ 2014 میں ایسے دو واقعات ہوئے جس سے ایسے حادثات کی تعداد میں اضافہ ظاہر ہوا۔

مارچ میں ملائیشیا کی فلائٹ نمبر ایم ایچ 370 لاپتہ ہو گئی۔ یہ پرواز 239 مسافروں کے ساتھ کوالالمپور سے بیجنگ جا رہی تھی۔

جولائی میں ایک اور ملیشین ایئرلائن کا طیارہ ایم ایچ 17 اس وقت حادثے کا شکار ہوا جب اسے مشرقی یوکرین پر سے گزرتے ہوئے ایک روسی ساختہ میزائل نے ہدف بنایا۔ اس حادثے میں کم از کم 300 افراد ہلاک ہوئے۔ کیمبرج یونیورسٹی میں شماریات کے پروفیسر سر ڈیوڈ سپیگل ہالٹر نے ڈیٹا سیٹ کے حوالے سے بی بی سی ویریفائی کو بتایا کہ اگر آپ حادثات کے بجائے اموات کا شمار کریں تو یہ کسی بڑے حادثے میں بہت زیادہ حساسیت اور فرق کو ظاہر کریں گی۔ ان کے مطابق کبھی کبھار ہونے والے واقعات میں یکسانیت نہیں ہوتی، وہ جھرمٹ کی طرح ہوتے ہیں۔ لہٰذا بدقسمتی سے ہم توقع کر سکتے ہیں کہ ہوائی جہاز کے حادثات کی کڑی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دکھائی دے گی بھلے حقیقت میں ایسا نہ ہو۔ گذشتہ کچھ مہینوں کے دوران 'ہائی پروفائل حادثات کی سیریز' کے حوالے سے فن لینڈ کے سابق 'چیف ایئر ڈیزاسٹر انویسٹیگیٹر' ازمو آلٹونن نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ ہوائی جہاز کی حفاظت میں کمی کا اشارہ نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ 'یہ بہت بدقسمتی کی بات ہے کہ حالیہ عرصے میں کئی طرح کے حادثات ہوئے لیکن لوگوں کو اس کی بنیاد پر کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ بہت ہی مختلف نوعیت کے واقعات ہیں۔' انھوں نے کہا کہ گذشتہ چند مہینوں کے دوران کچھ واقعات غیر متوقع تھے، جس میں آذربائیجان ایئرلائن کی پرواز شامل ہے جو دسمبر میں قزاقستان میں روسی طیارہ شکن میزائل سے نشانہ بننے کے بعد گر کر تباہ ہوئی۔ بکنگھم شائر نیو یونیورسٹی کے ایک سابق پائلٹ اور سینیئر لیکچرار مارکو چان نے بی بی سی ویریفائی کی ٹیم کو بتایا کہ فضائی آفات کے بارے میں آگاہی میں اضافے کو مزید تقویت مل رہی ہے کیونکہ 'سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ایسے واقعات کی بہت تشہیر ہوتی ہے'۔ ٹک ٹاک پر وائرل ایک ویڈیو جسے 'سپرمین' فلم کے ایک سین سے لیا گیا ہے اس میں ہیرو کو ایک طیارے کو سٹیڈیم میں گر کر تباہ ہونے سے بچایا گیا ہے۔ یہ وائرل ویڈیو یہ تاثر دیتی ہے کہ فضائی حادثات اس وقت سے بڑھ گئے ہیں جب سے سابق امریکی وزیرِ ٹرانسپورٹ جنوری میں اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے تھے۔ حالیہ سالوں میں بوئنگ 737 میکس طیارے کے متعدد حادثات نے میڈیا اور سوشل میڈیا پر خاصی توجہ حاصل کی ہے۔ خاص طور پر جنوری 2024 میں جب ایک دروازہ پرواز کے دوران اچانک پھٹ گیا، اس کے بعد سے اس طرف دھیان زیادہ گیا ہے۔ اس واقعے سمیت ایسے کئی دیگر واقعات پر تشویش کی وجہ سے کچھ صارفین نے بوئنگ کے تیار کردہ طیاروں کا بائیکاٹ کیا اور کمپنی کے حصص کی قیمت میں کمی دیکھنے میں آئی۔ ماہرین نے بی بی سی ویریفائی کو بتایا کہ اس طرح کے واقعات اور بڑے حادثات کی حکام کی طرف سے مکمل چھان بین کی جاتی ہے۔ حادثات سے متعلق نئی تفصیلات اور ڈیٹا کو پائلٹ کی تربیت کے لیے فلائٹ سیمولیٹر میں درج کیا جاتا ہے تاکہ وہ مستقبل میں اسی طرح کے حالات کے لیے تیاری کر سکیں۔ ازمو کا کہنا ہے کہ 'اگر آپ آج تربیتی مقاصد کے لیے تیار کردہ ان آلات جنھیں فلائٹ سیمولیٹر کہا جاتا ہے کو دیکھیں تو وہ اب اتنے ترقی یافتہ ہو چکے ہیں کہ جیسے وہ اصلی جہاز ہوں۔' انھوں نے کہا کہ یہ اُن فلائٹ سیمولیٹر سے بالکل مختلف ہیں جو آج سے 40 برس قبل تھے جب میں نے جہاز اڑانا شروع کیا تھا۔ ریگولیٹرز حفاظتی خلاف ورزیوں پر جرمانے بھی عائد کر سکتے ہیں جس میں جرمانے، لائسنس کی معطلی اور آپریشنل پابندیاں شامل ہیں۔ اگر ایئرلائنز حفاظتی معیارات پر عمل نہیں کرتی ہیں تو مختلف ممالک اور خطوں کی طرف سے بھی ان پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔ البتہ حالیہ واقعات کے باوجود ہوائی سفر اب تک سفر کی سب سے محفوظ شکل ہے۔

امریکی محکمہ ٹرانسپورٹیشن کی جانب سے جاری کیے گئے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں 2022 میں تمام نقل و حمل سے متعلق ہلاکتوں میں سے 95 فیصد سے زیادہ سڑکوں پر ہوئیں۔ ایک فیصد سے بھی کم ہوائی سفر سے متعلقہ تھیں۔ اور اگر آپ ہلاکتوں کو سفر کی دوری کے لحاظ سے دیکھیں تو ہوائی سفر کی اہمیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ امریکہ کی ایک غیر منافع بخش تنظیم نیشنل سیفٹی کونسل کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق سنہ 2022 میں ایک لاکھ میل کے سفر کے دوران صرف 0.001 مسافروں کی اموات ہوئیں۔ اب یہ عام مسافر گاڑیوں کی 0.54 اموات سے کہیں کم اموات ہیں۔ ازمو کا کہنا ہے کہ 'ایئرپورٹ تک کا سفر کرتے ہوئے احتیاط کریں کیونکہ یہ پرواز سے زیادہ خطرناک ہے۔'

چینی کمپنی ہواوے نے تھری فولڈ والا مہنگا ترین اسمارٹ فون لانچ کردیا

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) چینی کمپنی ہواوے نے تھری فولڈ والا مہنگا ترین اسمارٹ فون لانچ کردیا، چینی ٹیک جائنٹ کمپنی ہواوے نے 3 فولڈ والا اسمارٹ فون انٹرنیشنل مارکیٹ میں لانچ کردیا، جس کی قیمت 3 ہزار 499 یورو یعنی 3 ہزار 660 ڈالر (10 لاکھ 22 ہزار پاکستانی روپے سے زائد) رکھی گئی ہے۔چینی کمپنی ہواوے نے تاریخ کا مہنگا ترین موبائل فون لانچ کیا ہے، 3 فولڈ موبائل ہواوے میٹ ایکس ٹی ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں ہونے والی ایک تقریب میں لانچ کیا گیا۔انٹرنیشنل ڈیٹا کارپوریشن کے نائب صدر برائن ما نے کہا ہے کہ ہواوے اس وقت انفرادیت میں اکیلی نظر آرہی ہے، باوجود اس کے کہ اسے امریکی کمپنی کے گوگل چپس تک رسائی بھی نہیں مل رہی، یہاں اس کیلئے راستہ بند ہوگیا تھا تاہم اس اعتبار سے یہ ہواوے کی بڑی کامیابی ضرور ہے۔میٹ ایکس ٹی کی لانچ پر کمپنی نے بتایا ہے کہ چینی مارکیٹ میں یہ موبائل 5 مہینے پہلے آچکا ہے، اس فون کی 10.2 انچ کی 33.6 ملی میٹر پتلی اسکرین ہے، جس میں 3 چھوٹے پینلز شامل ہیں جنہیں باآسانی فولڈ کیا جاسکتا ہے۔

نیا اور سستا ماڈل آئی فون 16 ای متعارف کروا دیا گیا

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) ایپل نے اپنی آئی فون 16 سیریز کے تحت ایک نیا اور سستا ماڈل آئی فون 16 ای متعارف کروادیا۔یہ فون 19 فروری 2025 کو متعارف کرایا گیا اور اس میں ہوم بٹن شامل نہیں کیا گیا، جس کے نتیجے میں اب ایپل کے تمام فونز ہوم بٹن سے آزاد ہو گئے ہیں۔یہ نیا ماڈل 2022 کے آئی فون ایس ای کو تبدیل کرنے کے لیے متعارف کرایا گیا ہے جو ایپل کا آخری فون تھا جس میں ہوم بٹن کے ساتھ ٹچ آئی ڈی فیچر شامل تھا۔آئی فون 16 ای کے اجرا کے ساتھ ہی ایپل نے ایس ای سیریز کو بند کردیا اور اسے آئی فون 16 کی رینج میں شامل کرلیا ہے۔یہ فون ڈیزائن کے اعتبار سے آئی فون 14 سے مشابہت رکھتا ہے مگر فیچرز کے لحاظ سے یہ آئی فون 16 کے زیادہ قریب ہے۔اس میں آئی فون 16 والی A18 چپ شامل کی گئی ہے اور اسے 6.1 انچ کا OLED ڈسپلے دیا گیا ہے البتہ اس کا پچھلا کیمرا 48 میگا پکسل کا ہے جو آئی فون 16 سے کم ہے لیکن ایپل کا دعویٰ ہے کہ یہ 2x زوم کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ایپل کے مطابق یہ فون بیٹری کی مدت کے لحاظ سے اب تک کا سب سے بہترین آئی فون ہے اور یہ ایک دفعہ چارج کرنے پر آئی فون 11 سے 6 گھنٹے اور 2016 کے آئی فون ایس ای سے 12 گھنٹے زیادہ کام کرتا ہے۔

گوگل پر جرمانہ لگانے کی تیاریاں

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) گوگل پر یورپی یونین کے قوانین کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا جائے گا، کیوں کہ اس کے سرچ نتائج میں مجوزہ تبدیلیاں یورپی یونین کے اینٹی ٹرسٹ ریگولیٹرز اور ان کے حریفوں کے خدشات کو دور کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے ’رائٹرز‘ کی رپورٹ کے مطابق یورپی کمیشن گزشتہ سال مارچ سے ڈیجیٹل مارکیٹس ایکٹ کی ممکنہ خلاف ورزیوں پر گوگل کی تحقیقات کر رہا ہے۔ایک تحقیق اس بات پر مرکوز ہے کہ آیا گوگل اپنے ذیلی سرچ انجن جیسے گوگل شاپنگ، گوگل فلائٹس اور گوگل ہوٹلز کو حریفوں پر ترجیح دیتا ہے؟، اور کیا یہ گوگل سرچ رزلٹ پر تھرڈ پارٹی سروسز کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے؟، لوگوں کا کہنا ہے کہ آنے والے الزامات کا تعلق اس مسئلے سے ہے۔گوگل نے دسمبر میں ای ایم ای اے مقابلے کے ڈائریکٹر اولیور بیتھل کی ایک بلاگ پوسٹ کا حوالہ دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ کمپنی کمیشن کے ساتھ متوازن حل تلاش کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔بیتھل نے کہا کہ حریفوں کو خوش کرنے کے لیے گوگل کے سرچ رزلٹ فارمیٹ میں مزید تبدیلیوں کے نتیجے میں کچھ مددگار فیچرز کو ختم کیا جاسکتا ہے۔امریکی ٹیکنالوجی کمپنی نے حالیہ مہینوں میں سرچ رزلٹ فارمیٹس میں متعدد تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے، تاکہ قیمتوں کا موازنہ کرنے والی سائٹس، ہوٹلوں، ایئر لائنز اور چھوٹے خوردہ فروشوں کے متضاد مطالبات کو پورا کیا جاسکے۔

واٹس ایپ پر دوسرے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو شامل کرنے کے فیچر کی آزمائش شروع

لندن (کنزیومر واچ نیوز) انسٹنٹ میسیجنگ ایپلی کیشن واٹس ایپ پر صارف کے اکاؤنٹ پر دوسرے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو شامل کرنے کے فیچر کی آزمائش شروع کردی گئی۔اس وقت واٹس ایپ بزنس میں صارفین کو ویب سائٹ یا دوسرے سوشل میڈیا اکاؤنٹس شامل کرنے کا آپشن دیا جاتا ہے، تاہم عام صارفین کو یہ سہولت میسر نہیں۔لیکن اب واٹس ایپ میسنجر کے عام صارفین کو بھی مذکورہ فیچر تک رسائی دینے پر کام شروع کردیا گیا اور اس کی آزمائش بھی شروع کردی گئی۔واٹس ایپ کی اپڈیٹس پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ کے مطابق ایپلی کیشن پر دوسرے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے لنکس شامل کرنے کے فیچر کی آزمائش شروع کردی گئی۔فیچر تک محدود صارفین کو رسائی دی گئی ہے، تاہم جلد ہی اس تک دیگر صارفین کو بھی رسائی دیے جانے کا امکان ہے۔فیچر کے تحت واٹس ایپ کا ہر صارف اپنے پروفائل میں دوسرے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے لنکس بھی شامل کرسکے گا۔جس طرح کوئی بھی شخص فیس بک اکاؤنٹ پر انسٹاگرام، ٹوئٹر اور دیگر اکاؤنٹس کو شامل کرتا ہے، اسی طرح واٹس ایپ پر بھی دوسرے اکاؤنٹس کے لنکس شامل کیے جاسکیں گے۔ابھی آزمائشی پروگرام میں صرف انسٹاگرام اکاؤنٹ کا لنک شامل کرنے تک رسائی دی گئی ہے، تاہم فیچر کو پیش کرتے وقت دیگر سوشل اکاؤنٹس کو بھی شامل کرنے کا آپشن دیے جانے کا امکان ہے۔

انسٹاگرام پر ڈس لائیک بٹن کی آزمائش شروع کردی گئی

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) سوشل شیئرنگ ایپلی کیشن انسٹاگرام پر لائیک سمیت دیگر بٹنز کو متعارف کرائے جانے کے بعد جلد ہی اس میں ڈس لائیک بٹن کو بھی پیش کیے جانے کا امکان ہے۔انسٹاگرام پر ڈس لائیک بٹن کی آزمائش شروع کردی گئی اور محدود صارفین کو اس تک رسائی بھی دے دی گئی۔ٹیکنالوجی ویب سائٹ کے مطابق انسٹاگرام کے محدود صارفین کو ڈس لائیک بٹن تک رسائی دے دی گئی۔مذکورہ بٹن کے تحت صارفین ابھی کسی بھی صارف کی جانب سے شیئر کی جانے والی پوسٹ یا ویڈیو کو ڈس لائیک نہیں کرسکیں گے بلکہ وہ مذکورہ پوسٹ یا ویڈیو پر کیے جانے والے کمنٹس کو ڈس لائیک کرسکیں گے۔مذکورہ فیچر ویڈیوز اور پوسٹس تمام پر نظر آئے گا اور ابتدائی طور پر ڈس لائیک کے بٹن کو صرف کمنٹس تک محدود رکھے جانے کا امکان ہے۔رپورٹ کے مطابق ڈس لائیک کے بٹن کو خفیہ رکھا گیا ہے اور دوسرے لوگ ڈس لائیک کو نہیں دیکھ سکیں گے، تاہم کمنٹس کرنے والے صارف اور پوسٹ کرنے والے صارف کو اس تک رسائی دی جائے گی۔علاوہ ازیں ڈس لائیک کرنے والے صارف کا یوزر نیم بھی واضح نہیں ہوگا، اس لیے مذکورہ بٹن کو بہترین قرار دیا جارہا ہے۔انسٹاگرام کے سربراہ نے اسی حوالے سے تھریڈ پوسٹ میں تصدیق کی کہ ڈس لائیک بٹن کی آزمائش جاری ہے اور آنے والے وقتوں میں اس تک مزید صارفین کو رسائی دی جائے گی۔انہوں نے ڈس لائیک بٹن کے حوالے سے مزید بتایا کہ مذکورہ فیچر کا مقصد ان افراد کو پیغام دینا ہے کہ ان کا کمنٹ دوسروں کو پسند نہیں آیا اور یہ کہ اس سے ماحول کو مزید بہتر بنانے کا موقع ملے گا۔

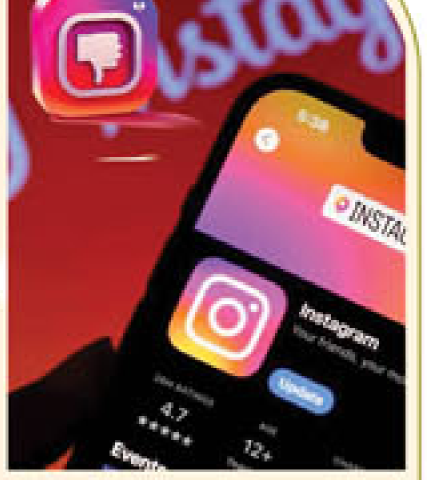

’ویوو‘ نے اپنی وی سیریز کا بہترین کیمرا کا حامل فون متعارف کرادیا

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) اسمارٹ فون بنانے والی چینی کمپنی ’ویوو‘ نے اپنی وی سیریز کا بہترین کیمرا کا حامل فون متعارف کرادیا۔کمپنی نے ’وی 50‘ کو نہ صرف بہترین کیمرا بلکہ فاسٹ چارجر اور طاقتور بیٹری کے ساتھ متعارف کرایا ہے۔ویوو وی 50‘ کو 7-6 انچ اسکرین جب کہ دو بیک کیمروں اور ایک فرنٹ کیمرا کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔فون کے بیک پر دونوں 50 میگا پکسل کے کیمرے دیے گئے ہیں اور کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس بار کیمرا ٹیکنالوجی کو اپگریڈ کردیا گیا ہے۔اسی طرح ’ویوو: وی 50‘ کے فرنٹ پر 50 میگا پکسل کا سیلفی کیمرا دیا گیا ہے اور اس میں بھی جدید ٹولز دیے گئے ہیں۔فون کو اینڈرائیڈ 15 کے حامل آپریٹنگ سسٹم جب کہ اسنیپ ڈریگن جنریشن 7 کی چپ میں متعارف کرایا گیا ہے۔فون میں 6 ہزار ایم اے ایچ بیٹری جب کہ 90 واٹ کا فاسٹ چارجر دیا گیا ہے جب کہ اس میں فنگر پرنٹ سمیت دیگر سیکیورٹی فیچرز بھی دیے گئے ہیں۔’ویوو: وی 50‘ کو 8 اور 12 جی بی ریم جب کہ 512 جی بی میموری کے ماڈیولز میں پیش کیا گیا ہے۔فون کے 8 جی بی ماڈیول کی قیمت پاکستانی ایک لاکھ 10 ہزار روپے جب کہ 12 جی بی ماڈیول کی قیمت ایک لاکھ 30 ہزار روپے رکھی گئی ہے۔فون کو متعدد ممالک میں فروخت کے لیے پیش کردیا گیا، جسے کیمروں کی وجہ سے کافی پسند کیا جارہا ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3